



انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۳، شمارہ نمبر: ۷

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

عَلَى الْحَمْدِ لِلَّهِ الَّذِي بِنُورِهِ نَسْتَضِيءُ وَبِحَبْلِهِ كَانَتْ حَمَانٌ

حتمہ نبوۃ

ہفت روزہ

قادیانی قیادت نے اپنے ہم راہوں کو تربیت یافتہ ایکٹس تیار کرنے اور مغرب کا ہی کیلئے محال بننے کا حکم دے دیا، انتظامیہ فون اور دیگر محکموں میں قادیانیوں کو کھڑی اور ہم وطنوں پر لاکھوں روپوں کی کوششیں جاری ہیں

اسلام اور پاکستان کے خلاف قادیانیوں کے گھناؤنے سازشے

سیہرونی خفیہ تنظیم زنجیری کی ملی بھگت سے مختلف منصوبوں پر تیزی سے عمل شروع کر دیا گیا

لندن کے خصوصی ٹی وی چینل سے قادیانی سربراہی تقریریں اور پروگرام دیکھنے کیلئے قادیانیوں کو ڈش اسٹینڈنگانے کی ہدایت کی گئی ہے، اس چینل کو اپنے ایجنٹوں تک خفیہ اشاروں پر مبنی پیغامات کی ترسیل کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے

اسرائیلی قیادتوں پر امریکہ کے کئی ڈال بیک ڈال کی بیٹ میں میٹرو اور زیت اور صوبائی خود مختاری میں توسیع کے احکامات تسلیم کرنے کی غرضت کے علاوہ یہ احکامات پورا کیا جا رہے ہیں کہ پاکستان اور جی اے او کے فخر زدہ نہیں ہو سکتا

زنجیری کے پروگرام کے مطابق پاک جہارت جنگ ۱۹۹۵ء کے آخر میں ہوگی،

قادیانی ایکٹ انڈین و برٹن ملک جنگ کیلئے حالات پیدا کرنے میں معروف ہیں پاک جہارت اتھارٹیوں کو ڈس انس انفارم کیا جا رہا ہے

اسرائیل اور برطانیہ کے خصوصی اداروں میں اسلامی تہمت اور مفادات پاکستان کو نقصان دہ ہیں پیش کیا جا رہا ہے، لیکن ان میں قادیانی امریکہ لابی کے سزا دل کے طور پر آ کر رہے ہیں، اخبارات، تہمتیں لڑاؤں میں بھی اثر و رسوخ میں اضافہ

خطرے کے سنگینی اور حساسیت کو مد نظر رکھتے ہوئے ایسا سائل قائم کیا جائے

جو ملک بھر میں آنے والے خطرات کو خلیفہ عربانی کا رد و اسیوں کیلئے منصوبہ بندی اور عملدرآمد کرانے، حکومت کو ثابت قدمی کے ساتھ سخت اقدام اٹھانا ہو سکے

پاکستانی
بانی کمشنر کا
لندن میں قادیانیوں کے
اجتماع سے
خطاب

اللہ تعالیٰ
جل جلالہ کی
صفات

نگین
دہر کی زینت
ہمیشہ نام تو

A QUESTION TO ALL MUSLIM BRETHREN

- Do you want:** Your money should be spent on making Muslims into Apostates?
- Certainly your answer will be:** No.
- But you are!** Unintentionally, unknowingly.
- How:** In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.
- Do you know:** A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.
- What work this Centre does:** It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.
- Alas:** Your money is used against your very Deen and you are unaware.
- Realise:** You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.
- Mark:**
- It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.
 - It's your money that is letting Qadianis print their literature.
 - It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.
 - It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.
 - It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.
 - It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

O'SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.



ختم نبوت

امرنیشنل

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۳ • شمارہ نمبر ۶ • بتاریخ ۶ صفر المظفر ۱۴۱۵ھ • بمطابق ۱۵ جولائی ۲۰۱۳ء تا ۲۱ جولائی ۱۹۹۳ء

اس شمارے میں

- ۱: گفت رسول مقبولؐ
- ۲: اداریہ
- ۳: بے یقین دہری زینت ہمیشہ نام نو
- ۴: اللہ تعالیٰ کی صفات
- ۵: اسلامی معاشرہ کے چند پہلو
- ۶: طب و صحت
- ۷: چند قابل توجہ نکات
- ۸: صبیحی تنظیم زنجیری کی ملی بھگت
- ۹: دعویٰ مزہا قادیانی
- ۱۱: اخبار ختم نبوت
- ۱۱: قادیانی قاعدہ

حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجید

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

عبدالرحمن ہادو

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا اللہ وسایا • مولانا حفص الرحمن جبین
مولانا محمد جمیل خان • مولانا سعید احمد جلالپوری

حافظ محمد حنیف ندیم

محمد انور رانا

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

خوشی محمد انصاری

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش

ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

حضور باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

بیرون ملک چندہ

امریکہ - کینیڈا - آسٹریلیا ۱۱۹۰
یورپ اور افریقہ ۷۰
حمہ عرب امارات و انڈیا ۱۱۵۰
چیک / ڈرافٹ تمام منٹ روزہ ختم نبوت
الانڈیا بینک بنوری گاؤں راج کاونٹ نہ
کراچی پاکستان ارسال کریں

اندرون ملک چندہ

سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے



LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.





ڈاکٹر مبارک بقا پوری

نعت رسول مقبول

کیسے بدلیں گے فلک اور زمیں کا ماحول
 جو بدل پائے نہیں قلب حزیں کا ماحول
 ہے خدا اور پیغمبر پہ یقین ڈانوا ڈول
 اب میر ہی نہیں دین میں کا ماحول
 جو ہمہ وقت وطن کے لئے اک فتنہ ہو
 کیوں بدلتے نہیں اس تخت نشیں کا ماحول
 پاس آنے نہیں دیتا جو مریدوں کو پیر
 اس کو بھاتا ہی نہیں قلب حزیں کا ماحول
 رابطہ آپ سے ہی ٹی وی پہ یا کیسٹ پر
 اس سے بہتر ہے کسی خاک نشیں کا ماحول
 نیک نامی کو تری داغ نہ لگ جائے کھیر
 اس آئے گا نہ بدنام حسیں کا ماحول
 چشم و ابو کے اسیر آپ رہیں گے کب تک
 اب بدل ڈالئے اس ماہ جبین کا ماحول
 کیوں بدلتا ہے مبارک وہ مکاں آئے دن
 مشتبہ سا لگے اس پردہ نشیں کا ماحول



لندن میں پاکستانی ہائی کمشنر رشید احمد کا قادیانیوں کے اجتماع میں خطاب حکومت پاکستان فوری نوٹس لے

گزشتہ ماہ قادیانیوں کے اخبار الفضل اشاعت ۱۲ مئی ۹۳ء میں قادیانی جماعت یمنیا کے ۱۹ واں سالانہ جلسہ کے اختتام کی خبر شائع ہوئی ہے ۱۲ اپریل بروز ہفتہ کو نصرت ہائی اسکول لندن کا کونڈا میں ختم ہوا اس جلسہ میں قادیانی مقررین کے علاوہ مختلف حضرات نے بھی اظہار خیال کیا تمام اسلام دشمن عناصر سے تعلق رکھتے تھے اور پھر جو قادیانیوں کے جلسہ میں شرکت کرے اور پھر تقریر بھی کرے۔ وہ اسلام کے کماں و فادار ہوں گے اسی اجتماع میں پاکستان کے نمائندہ جو لندن میں ملک عزیز کی طرف سے بطور ہائی کمشنر کے موجود ہیں جناب رشید احمد صاحب نے بھی قادیانیوں کے اجتماع میں شرکت کی اور خطاب بھی کیا یہ تو تفصیل نہیں لکھیں کہ اس نے وہاں اپنی تقریر میں کیا کہا لیکن ملک عزیز کی طرف سے ہائی کمشنر کا ایک ایسی جماعت کے جلسہ میں شرکت کرنا جس کو ملک پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے بلکہ وطن عزیز میں اس جماعت پر یہاں تک پابندی عائد کر دی گئی ہے کہ یہ اپنے عقائد کی تبلیغ بھی نہیں کر سکتے اور شعائر اسلام بھی استعمال نہیں کر سکتے کیونکہ پاکستان کی حکومت پر واضح ہو گیا تھا کہ یہ جماعت نہ اسلام کی وفادار ہے اور نہ ہی ملک عزیز کی اس کے اندر فقط انگریز کی محبت تھی میں پڑی ہے اس جماعت کے بانی مرزا قادیانی کے والد نے تحریک آزادی جو انگریز کے خلاف جنگ لڑی تھی اس میں مسلمانوں کے مقابلہ میں انگریز کو مسلح آدمی پچاس گھوڑوں کی مدد فراہم کی تھی اور مرزا قادیانی کی کتابیں اٹھا کر دیکھیں تو اکثر میں انگریز کی اطاعت پر زور دیا ہوا ہے اور یہاں تک انگریز کی حکومت کو اچھی محنت سے قرار دیتا ہے اور مرزا قادیانی کا بیٹا جس کو بھارت سے اتنی محبت تھی کہ تقسیم ہند پر کتا ہے کہ ہم اس تقسیم پر راضی نہیں اور کوشش میں ہیں کہ پھر سے اکٹھا بھارت بنے ان باتوں کو مد نظر رکھتے ہو جہاں آج محترمہ بے نظیر بھٹو موجود ہیں ان کے والد جناب ذوالفقار علی بھٹو (مرحوم) موجود تھے انہوں نے ان کے کفر اسبلی میں دسٹھائے اور پاکستان کی پیش اسبلی نے ان کو غیر مسلم اقلیت قانونی طور پر برقرار رکھا۔ لیکن آج انتہائی افسوس کی بات کہ محترمہ کی حکومت میں جناب رشید احمد کو پاکستان کی ترجمانی کے فرائض انجام دینے کے لئے روانہ کیا گیا آج وہ اسلام اور ملک دشمن جماعت کے جلسہ میں پاکستان کی طرف سے بطور ہائی کمشنر کے شرکت کرتا ہے اور خطاب بھی۔ اس واقعہ پر جتنا افسوس کیا جائے اس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے بلکہ حکومت پاکستان کو تو فوری طور پر اس بات کا نوٹس لینا چاہئے کہ پاکستان کا ہائی کمشنر قادیانیوں کے جلسہ میں کیوں گیا اسی کے ساتھ حکومت کو چاہیے کہ غیرت اسلامی کے تقاضہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے رشید احمد کو فوری طور پر اس عہدہ سے برطرف کرنا چاہیے اور کسی محب وطن آدمی کو پاکستان کی طرف سے لندن میں نمائندہ مقرر کیا جانا چاہیے۔

اگر حکومت کو قادیانیوں کے عقائد کا علم نہیں تو چند ایک حوالہ جات حکومت کی خدمت میں گوش گزار کرنا چاہتا ہوں تاکہ حکومت کو علم ہو جائے کہ قادیانی جماعت کا سربراہ مرزا غلام احمد قادیانی جس نے نبی کریمؐ کے بعد اپنی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا وہ شخص اللہ رب العزت کے بارے میں اپنی کتاب سراج منیر میں لکھتا ہے اور کسی جرات اور بے ہاشمی سے لکھتا ہے کہ وہ خدا جو ہمارا خدا ہے ایک کھا جانے والی آگ ہے اور نبی کریمؐ کے بارے میں جو آخراٹماں نبی ہیں مرزا کشتی نوح میں اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ مہارک ہے وہ شخص جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور اس کے نور میں سے آخری نور بد قسمت ہے جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بعد سب تاریکی ہے۔ اس حوالہ میں مرزا نے نبی کریمؐ کے بجائے اپنے آپ کو خدا کی آخری راہ قرار دیا بطور نبوت کے حالانکہ نبوت نبی کریمؐ پر ختم ہو چکی ہے اب قیامت تک کسی کو نبوت نہیں ملتی جس کو نبوت ملتی تھی نبی کریمؐ سے پہلے مل چکی اور مرزا غلام قادیانی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنی جھوٹی نبوت کا اعلان کیا جو قرآن و حدیث اجماع امت کے صریحا خلاف ہے اور جس نے قرآن و حدیث اور اجماع امت کے صریحا خلاف کیا ہو اس کی جماعت کے جلسہ میں مسلمانوں کے ملک کا لندن میں رہنے والا بطور ہائی کمشنر کے خطاب کرے انتہائی قابل مذمت فعل ہے لہذا حکومت پاکستان سے پر زور احتجاج کیا جاتا ہے کہ اس بات کا فوری طور پر نوٹس لے کہ رشید احمد ہائی کمشنر نے قادیانیوں کے اجتماع میں کیوں خطاب کیا اس کے بدلہ میں حکومت کو فوری ایمیشن لینے ہوئے ہائی کمشنر لندن کو اس عہدہ سے برطرف کیا جائے۔ رشید احمد نے قادیانیوں کے اجتماع میں اس انداز سے شرکت کی ہے جیسے اس جماعت کا فرد ہو ہمیں کسی کو قادیانی بنانے کا شوق نہیں اور ہماری قادیانیوں سے بھی کوئی ذاتی جھگڑا نہیں اگر جھگڑا ہے تو صرف اور صرف نبی کریمؐ کی عزت ناموس کے لئے جھگڑا ہے اور ہمارا یہ عہد ہے کہ جب تک ایک مسلمان بھی باغیرت زندہ ہے کسی بھی آدمی کو کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتا جو نبی کریمؐ کا گستاخ ہو لہذا حکومت کو فوری نوٹس لینا چاہئے اور جناب رشید احمد صاحب کو بھی اپنے رویہ پر معذرت کرنی چاہیے کہ قادیانیوں کے اجتماع میں شرکت کرنے سے تمام مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں لہذا جناب رشید احمد صاحب اگر مسلمان ہیں اور اللہ کرے مسلمان ہوں انہیں چاہئے کہ وہ مسلمانوں کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے فوری طور پر اپنی اصلاح کریں اور اگر اب بھی وہ اصلاح نہیں کرتے ان کو اپنے رویہ پر ندامت نہیں ہوتی اس پر جو رد عمل ہوا تو اس کی ذمہ دار حکومت اور جناب رشید احمد ہی ہوں گے۔

ہے۔ (سورہ ابراہیم ۱۱)

محمد بلع الزمان

ہنگین دہری کی زینت ہمیشہ نام لہو

ان ساری آیات میں مسلت کی مدت مقرر کئے جانے کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ ہر قوم کے لئے برسوں اور مہینوں اور دنوں کے لحاظ سے ایک عمر مقرر کی جاتی ہو اور اس عمر کے تمام ہوتے ہی اس قوم کو لازماً "ختم کر دیا جاتا ہو بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ ہر قوم کو دنیا میں کام کرنے کا جو موقع دیا جاتا ہے اس کی ایک حد مقرر کر دی جاتی ہے یا اس معنی کہ اس کے اعمال میں خیر اور شر کا کم سے کم تناسب برداشت کیا جاسکتا ہے جب تک ایک قوم کی بڑی صفات اس کی اچھی صفات کے مقابلے میں تناسب میں اس آفری حد سے فرو تر رہتی ہیں اس وقت تک اسے اس کی تمام برائیوں کے باوجود مسلت دی جاتی رہتی ہے اور جب وہ اس حد سے گزر جاتی ہے تو پھر اس بدکار و بد صفات قوم کو مزید کوئی مسلت نہیں دی جاتی۔

قوموں کے ہلاک کئے جانے کا ایک اور ضابطہ یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ ہلاک کئے جانے کے قتل فرشتے بھیجے جاتے ہیں مگر ان کے بھیجے جانے کا وقت وہ ہوتا ہے جب کسی قوم کا فیصلہ چکا دینے کا ارادہ کر لیا جاتا ہے وہ اس لئے آتے ہیں کہ باطل کو مٹا کر اس کی جگہ حق کو قائم کر دیں اور اللہ کا فیصلہ نافذ کر کے چھوڑیں اس ضابطہ کے متعلق ارشاد ہے۔ "ہم فرشتوں کو یوں نہیں اتار دیا کرتے، وہ جب اترتے ہیں تو حق کے ساتھ اترتے ہیں اور پھر لوگوں کو مسلت نہیں دی جاتی۔" (سورہ الحجرات ۱۵ آیت ۸)

اب تک کی گفتگو میں قوموں کے ہلاک کئے جانے کے سلسلے میں یہ ضابطے سامنے آئے کہ پہلے ان میں رسول بھیجے جاتے ہیں تاکہ حجت تمام ہو جائے اور اس قوم کو مسلت عمل دی جاتی ہے مگر اس معاملے میں خدا کا یہ بھی ضابطہ ہے کہ کسی قوم کے حد سے تجاوز کرنے پر اسے فوراً "پکڑ نہیں لیا جاتا فرمایا گیا ہے کہ "اگر کہیں اللہ لوگوں کو ان کی زیادتی پر فوراً "ہی پکڑ لیا کرنا تو دوسے زمین پر کسی شخص کو نہ چھوڑنا۔ لیکن وہ سب کو ایک وقت مقررہ تک مسلت دینا ہے پھر جب وہ وقت آجائے تو اس سے کوئی ایک گھڑی بھر بھی آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔" (سورہ الحجرات ۱۶ آیت ۶۱)

جہاں تک قوموں کا تعلق ہے یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ ان کے اٹھنے اور گرنے کے لئے اللہ کے ہاں مدت کا تعین ان کے اوصاف کی شہادہ کے ساتھ مشروط ہوتا ہے ایک اچھی قوم اگر اپنے اندر بگاڑ پیدا کرے تو اس کی مسلت عمل کھنڈی جاتی ہے اور اسے تباہ کر دیا جاتا ہے اور ایک بگڑی ہوئی قوم اگر اپنے اندر برے اوصاف کو اچھے اوصاف سے بدل دے تو اس کی مسلت عمل بڑھادی جاتی ہے اسی بات کی طرف سورہ الرعد ۱۳ کی درج ذیل آیت ۱۱ اشارہ کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کے حال کو اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ اپنے اوصاف کو نہ بدل دے ارشاد ہے کہ "حقیقت یہ ہے کہ اللہ کسی قوم کے حال کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے اوصاف کو نہیں

نے لغز ان نعمت کیا تو آخر کار ہم نے ان کے گناہوں کی پاداش میں انہیں تباہ کر دیا اور ان کی جگہ دوسرے دور کی قوموں کو اٹھایا۔"

روز ازل سے قوموں کا اٹھنا اور گرنا کوئی اتفاقی حادثہ نہیں بلکہ قدرت کا ایک سوچا سمجھا منصوبہ رہا ہے جس کے تحت یہ عمل میں آتا رہا انسانوں اور کائنات کی تقدیر کی طرح قوموں کی بھی تقدیر کے مندر ضابطے ہیں قرآن میں درج ذیل مواقع پر قوموں کی تقدیر کے مقرر ضابطے کے متعلق ارشاد ہے "ہر قوم کے لئے مسلت کی ایک مدت مقرر ہے" پھر جب کسی قوم کی مدت آن پوری ہوتی ہے تو ایک گھڑی بھر کی تھکیم و تاخیر بھی نہیں ہوتی (اور یہ بات اللہ نے اتنا تخلیق ہی میں صاف فرمادی تھی کہ) اسے نبی آدم 'یاد رکھو' اگر تمہارے پاس خود تم ہی میں سے ایسے رسول آئیں جو تمہیں میری آیات سنارہے ہوں تو جو کوئی نافرمانی سے بچے گا اور اپنے رویے کی اصلاح کرے گا اس کے لئے کسی خوف اور رنج کا موقعہ نہیں ہے اور جو لوگ ہماری آیات کو بھلا نہیں گے اور ان کے مقابلے میں سرکشی پر جس کے وہی اہل دوزخ ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔" (سورہ الاعراف ۷۰ رکوع ۳)

"پھر ہم نے ان کے بعد دوسری قومیں اٹھائیں (یعنی قوم نوح) کے بعد ایک قوم اور پھر اس کی ہلاکت کے بعد دوسری قوم) کوئی قوم نہ اپنے وقت سے پہلے ختم ہوئی اور نہ اس کے بعد ٹھہری۔ پھر ہم نے پے در پے اپنے رسول بھیجے جس قوم کے پاس اس کا رسول آیا اس نے اسے بھلا یا اور ہم ایک کے بعد ایک قوم کو ہلاک کرتے چلے گئے حتیٰ کہ ان کو بس انسان بنا کر چھوڑا۔ پھر ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے۔" (سورہ المؤمنون ۲۳ رکوع ۳)

متذکرہ بالا آیات سے قوموں کے ہلاک کئے جانے کے قتل خدا کے دو ضابطے سامنے آتے ہیں ایک یہ کہ پہلے ان میں رسول بھیجے جاتے ہیں جو انہیں حق کی تلقین کرتے ہیں اور دوسرے یہ کہ انہیں مسلت عمل دی جاتی ہے مسلت عمل کے متعلق ایک اور موقع پر فرمایا گیا ہے کہ "ہم نے اس سے پہلے جس نبی کو ہلاک کیا ہے اس کے لئے ایک خاص مسلت عمل لکھی جا چکی ہے کوئی قوم اپنے وقت مقررہ سے پہلے ہلاک ہو سکتی ہے نہ اس کے بعد ہجرت سکتی

خدا نے تعالیٰ نے زمین کا انتظام برقرار رکھنے کے لئے یہ ضابطہ بنا رکھا ہے کہ وہ انسانوں کے مختلف گروہوں کو ایک حد خاص تک تو زمین پر غلبہ و طاقت حاصل کرنے دیتا ہے مگر جب کوئی گروہ حد سے بڑھنے لگتا ہے تو کسی دوسرے گروہ کو لا کر اس کے ذریعہ سے وہ اس کا زور توڑ دیتا ہے۔ اس ضابطہ کا ذکر خدا نے سورہ البقرہ ۲ کی آیت ۲۵۱ میں طاقت اور جاہوت کے قصہ میں کی ہے جب کہ طاقت نے جاہوت پر فتح پائی اور حضرت داؤد نے جاہوت کو قتل کر دیا اور اللہ نے انہیں سلطنت اور حکمت سے نوازا اور جن جن چیزوں کو چاہا ان کو عظم دیا اس واقعہ کا ذکر لا کر خدا نے ایک گروہ کو ہٹا کر دوسرے گروہ کو لانے کی وجہ اس آیت میں یہ بتائی ہے کہ "اگر اس طرح اللہ انسانوں کے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے ذریعے سے ہٹانا نہ رہتا تو زمین کا نظام بگڑ جاتا لیکن دنیا کے لوگوں پر اللہ کا بڑا فضل ہے (کہ وہ اس طرح ذریعہ نساہ کا انتظام کرنا رہتا ہے)

رسول اللہ کو کسی دور میں اپنے دعوت کے مرحلوں میں بہت سے مواقع ایسے آئے جب لوگوں کی بے رہی کی وجہ سے آپ کچھ مایوس ہو جاتے تھے تو خدا نے آپ کو تسکین دی کہ "اے نبی! تم سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کا مذاق اڑایا جا چکا ہے مگر ان مذاق اڑانے والوں پر آخر کار وہی حقیقت مسلط ہو کر رہی جس کا مذاق اڑاتے تھے" ان سے کہو "ذرا زمین میں چل پھر کر دیکھو بھلانے والوں کا کبر انجام ہوتا ہے۔" (سورہ الانعام ۶ آیات ۱۱۰)

یعنی گزری ہوئی قوموں کے آثار قدیمہ اور ان کے تاریخی افسانے شہادت دیتے ہیں کہ صداقت اور حقیقت سے منہ موڑنے اور باطل پرستی پر اصرار کرنے کی بدولت کس طرح یہ قومیں ہجرت تک انجام سے دوچار ہوئیں۔

اسی سورہ میں ان آیات کے قتل آیات ۵ اور ۶ میں فرمایا گیا ہے۔ "اچھا جس چیز کا وہ اب تک مذاق اڑاتے رہے ہیں فخریب اس کے متعلق کچھ خبریں انہیں پہنچیں گی کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ان سے پہلے کتنی ایسی قوموں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں جن کا اپنے اپنے زمانہ میں دور دورہ رہا ہے؟ ان کو ہم نے زمین میں وہ اقتدار بخشا تھا جو ہمیں نہیں بخشا ہے" ان پر ہم نے آسمان سے خوب بارشیں برسائیں اور ان کے پیچھے نہیں بنا دیں (مگر جب انہوں

توجہ سے بات سے (سورہ ق ۵۰ رکوع ۳)
ہزار ہا برس کی انسانی تاریخ میں قوموں اور جماعتوں کا
الٹنا اور گرنے کا سلسلہ اور ہائیکلیک کے ساتھ رونما
ہوتا رہا ہے اور پھر اس کرنے اور اٹھنے میں جس طرح
صریحاً "کچھ اخلاقی اسباب کار فرما رہے ہیں اور کرنے والی
قومیں بھی جیسی عبرت انگیز صورتوں سے گری ہیں یہ سب
کچھ اس حقیقت کی طرف کھلا اشارہ ہے کہ انسان اس
کائنات میں ایک ایسی حکومت کا محکوم ہے جو اپنا ایک
مقتول اخلاقی قانون رکھتی ہے جس کے مطابق وہ اخلاق کا
ایک خاص حد سے اوپر رہنے والوں کو جزا دیتی ہے اس
سے نیچے اترنے والوں کو کچھ مدت کی سزا دیتی ہے اور
جب وہ اور زیادہ نیچے پٹے جاتے ہیں تو پھر انہیں گرا کر ایسا
بھگتی ہے کہ وہ ایک داستان عبرت بن کر رہ جاتے ہیں۔

ان ساری عبرت ناک ہلاکتوں کو رسول کے ذریعے
آپ کے پیروؤں کو سننا کہ یہ تیسرا کی گئی ہے کہ "اے لوگو
! جو ایمان لائے ہو، اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھرنا
ہے تو پھر جائے اللہ اور بہت سے لوگ ایسے پیدا کر دے گا
جو اللہ کو محبوب ہوں گے اور اللہ ان کو محبوب ہو گا، جو
مومنوں پر نرم اور کفار پر سخت ہوں گے جو اللہ کی راہ میں
جدوجہد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت
سے نہ ڈریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا
ہے اللہ وسیع ذراغ کا مالک ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔"

(سورہ المائدہ ۵ آیت ۵۳)

"تم نہ اٹھو گے تو خدا تمہیں درد ناک سزا دے گا اور
تمہاری جگہ کسی اور گروہ کو اٹھائے گا اور تم خدا کا کچھ نہ
بگاڑ سکو گے وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔" (سورہ التوبہ ۹
آیت ۲۹)

"وہ چاہے تو ہمیں۔۔۔ ہٹا کر کوئی نئی خلقت تمہاری
جگہ لے آئے۔" (سورہ فاطر ۳۵ آیت ۱۶)

خدا تعالیٰ نے اس امت کو تذکرہ ہلاکتوں کی
علاوہ قوموں کی ہلاکت کا ایک اور ضابطہ ذہن نشین کرایا
ہے جس ضابطے کا ایک ایک لفظ دعوت فوری و گھر دیتا ہے
فرمایا گیا ہے "بھئی ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے کسی ہستی میں نوح
بجھا ہو اور اس ہستی کے لوگوں کو پہلے سخی اور سخی میں جتنا
نہ کیا ہو۔ اس خیال سے کہ شاید وہ عاجزی پر اتر آئیں۔
پھر ہم نے ان کی بد حالی کو خوشحالی میں بدل دیا یہاں تک کہ
وہ خوب پھلے پھولے اور کہنے لگے کہ ہمارے اسلاف پر بھو
اٹھے اور برسے دن آتے ہی رہے ہیں، آخر کار ہم نے
انہیں اچانک پکڑ لیا اور انہیں خبر تک نہ ہوئی اگر ہستیوں
کے لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ کی روش اختیار کرتے تو؟

ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول
دیتے مگر انہوں نے تو جھٹلایا لہذا ہم نے اس بری کمائی کے
حساب میں انہیں پکڑ لیا جو وہ سمیٹ رہے تھے پھر کیا ہستیوں
کے لوگ اب اس سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ہماری

کرنے کے لئے تیار نہ ہو جو اسے برائیوں سے روکتے اور
بھلائیوں کی دعوت دیتے ہوں تو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ وہ قوم
خود اپنی جان کی دشمن ہو گئی ہے ٹالٹال ہے کہ ایک قوم کے
جتنائے عذاب ہونے یا نہ ہونے کا آخری فیصلہ جس چیز
ہوتا ہے وہ یہ کہ اس میں دعوت خیر پر لبیک کہنے والے
عناصر کس حد تک موجود ہیں اگر اس کے اندر ایسے افراد
اتنی تعداد میں نکل آئیں جو فساد کو مٹائے اور نظام صالح کو
تاقیم کرنے کے لئے کافی ہوں تو اس پر عذاب عام نہیں بھیجا
جاتا بلکہ ان صالح عناصر کو اصلاح کا موقع دیا جاتا ہے اور
اگر حالات اس کے برعکس ہوں تو پھر وہ قوم خدا کے
عذاب سے نہیں بچ سکتی۔ الغرض خدا کی رحمت کی مستحق
اگر کوئی قوم ہو سکتی ہے تو صرف وہ جس میں بہت سے افراد
ایسے نکلین جو خود دعوت خیر کو لبیک کہنے والے ہوں اور
جس نے اپنے اجتماعی نظام میں یہ صلاحیت باقی رہنے دی ہو
کہ اصلاح کی کوشش کرنے والے اس کے اندر کام کر
سکیں ایسی ہی ہدایت ایک اور موقع پر دی گئی ہے۔ ارشاد
ہے۔

"تم میں سے کچھ لوگ تو ایسے ضروری ہونے چاہئیں جو نیکی
کی طرف بلائیں بھلائی کا حکم دیں اور برائیوں سے روکتے
ریں جو لوگ یہ کام کریں گے وہی فلاح پائیں گے۔" (سورہ
آل عمران ۳ آیت ۱۰۳)

خدا تعالیٰ کے یہ سارے ارشادات اس بات کی
طرف اشارہ کرتے ہیں کہ جب نبی کا پیغام کسی قوم کو پہنچ
جائے تو اسے صرف اسی وقت تک مصلحت ملتی ہے جب تک
اس میں کچھ پھلے آدمیوں کے نکل آنے کا امکان باقی ہو۔
مگر جب اس کے صالح اجزاء سب نکل چکے ہیں اور وہ
صرف فاسد عناصر ہی کا مجموعہ رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس
قوم کو پھر کوئی مصلحت نہیں دیتا۔ اپنے ان سارے ضابطوں
اور اپنی سنتوں کے تحت قوموں کی ہلاکت کو باعث عبرت
قرار دیتے ہوئے فرمایا گیا ہے "اے نبی! اگر وہ (یعنی کفار
) تمہیں جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے قوم نوح" اور عاد اور
ثمود اور قوم ابراہیم اور قوم لوط اور اہل مدین بھی جھٹلا
چکے ہیں اور موسیٰ بھی جھٹلائے جا چکے ہیں ان سب منکرین
حق کو میں نے پہلے مصلحت دی، پھر پکڑ لیا اب دیکھ لو کہ میری
عقوبت کیسی تھی کتنی ہی خطا کار ہستیاں ہیں جن کو ہم نے
تیار کیا ہے اور وہ آج اپنی جھٹپوں پر اٹھی پڑی ہیں کتنے ہی
کونوئیں بیکار اور کتنے ہی قصر کھنڈر بنے ہوئے ہیں کیا یہ
لوگ زمین میں پھلے پھرے نہیں ہیں کہ ان کے دل سمجھنے
والے یا ان کے کان سننے والے ہوتے؟ حقیقت یہ ہے کہ
آکھیں اندھی نہیں ہوتیں مگر وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں
جو سینوں میں ہیں۔" (سورہ الحج ۲۲ رکوع ۶)

"ہم ان سے پہلے بہت سی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جو ان
سے بہت زیادہ طاقتور تھیں اور دنیا کے ملکوں کو انہوں نے
چھان مارا تھا پھر کیا وہ کوئی ہٹاؤ پائے؟ اس تاریخ میں
عبرت کا سبق ہے ہر اس شخص کے لئے جو دل رکھتا ہو یا

بدلتی اور جب اللہ کسی قوم کی شامت لانے کا فیصلہ کر
لے تو پھر وہ کسی کے ٹالے نہیں ٹل سکتی نہ اللہ اس کے
مقابلے میں ایسی قوم کا کوئی مددگار ہو سکتا ہے۔" ایک
اور موقع پر آل فرعون اور ان سے پہلے کے دوسرے
لوگوں کے اللہ کی آیات کو ماننے سے انکار کرنے اور ان
کے گناہوں پر انہیں پکڑے جانے کا ذکر کرتے ہوئے
خدا تعالیٰ نے اپنی اسی سنت کو دہرایا ہے فرمایا گیا ہے
کہ "یہ (ان کا اپنے گناہوں پر پکڑے جانا) اللہ کی اس
سنت کے مطابق ہوا کہ وہ کسی نعمت کو جو اس نے کسی قوم
کو عطا کی ہو اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ قوم
اپنے طرز عمل کو نہیں بدل لیتی اللہ سب کچھ سننے و جاننے
والا ہے۔"

تذکرہ ہلاکتوں سورتوں کی آیات سے یہ بات صاف
صاف طور پر سامنے آجاتی ہے کہ جب تک کوئی قوم اپنے
آپ کو پوری طرح اللہ کی نعمت کا غیر مستحق نہیں بنا دیتی
اللہ اس سے اپنی نعمت سلب نہیں کیا کرتا۔ ان ہی دونوں
سورتوں کو ان آیات کی ہو ہو منظور ترجمانی اقبال نے "نہ
ضرب ظہیم" کی درج ذیل نظم "آج اور کل" میں کی ہے۔
وہ کل کے غم و بیش پہ کچھ حق نہیں رکھتا
جو آج خود افروز و بکر سوز نہیں ہے
وہ قوم نہیں لائق بنگاہ فردا
جس قوم کی تقدیر میں اموز نہیں ہے
اور پھر بال جہرل کی نظم "مسجد قرطبہ" کے آخری بند
میں خدائے تعالیٰ کی اسی سنت کو اقبال نے اس طرح ذہن
نشین کرایا ہے۔

صورت شمشیر ہے دست قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زمان اپنے عمل کا حساب
قوموں کی جہاں کے اصل سبب پر روشنی ڈالتے ہوئے
ایک موقع پر فرمایا گیا "پھر کیوں نہ ان قوموں میں جو تم سے
پہلے گزر چکی ہیں" ایسے اہل خیر موجود رہے جو لوگوں کو زمین
میں فساد برپا کرنے سے روکتے؟ ایسے لوگ نکلے بھی تو بہت
کم جن کو ہم نے ان قوموں میں سے بچا لیا ورنہ ظالم لوگ
تو انہیں مزوں کے پیچھے پڑے رہے جن کے سامان انہیں
فراوانی کے ساتھ دے گئے تھے اور وہ بھرم بن کر رہے تیرا
رب ایسا نہیں ہے کہ ہستیوں کو ناحق تباہ کر دے حالانکہ
ان کے ہاتھ سے اصلاح کرنے والے ہوں۔" (سورہ ہود ۱۰
رکوع ۱۰)

ان آیات میں چند اصولی باتیں ذہن نشین کرائی گئی ہیں
اولاً یہ کہ ہر اجتماعی نظام میں ایسے نیک لوگوں کا موجود
رہنا ضروری ہے جو خیر کی دعوت دینے والے اور شرک کے
شر سے روکنے والے ہوں مگر جب کوئی انسانی گروہ اہل خیر
سے خالی ہو جائے اور پوری قوم کی قوم اخلاقی فساد کی راہ پر
بڑھتی چلی جائے تو پھر خدا کا عذاب آنا کوئی تعجب کی بات
نہیں ٹالنا یہ کہ جو قوم اپنے درمیان سب کچھ برداشت
کرتی ہو، مگر صرف انہی چند گئے پلے لوگوں کو برداشت

راحت جیسے صبحی حالات جو انسانوں پر آتے ہیں یہ سب خدا پر بھی آتے ہیں اور انسانوں پر ان حالات سے جو اثرات پڑتے ہیں وہی خدا پر بھی پڑتے ہیں اور انسان ان حالات سے متاثر ہو کر جیسے کام کرتا ہے ویسے ہی افعال اللہ تعالیٰ سے ہی سرزد ہوتے ہیں۔

عام مشرک اور بت پرست قوموں کے خیالات خدا کے بارے میں کچھ ایسے ہی تھے اور ان کے شرک کی بنیاد انہی نلذ اور گمراہانہ خیالات پر تھے۔ ان کے علاوہ بعض قومیں خدا تعالیٰ کو قہر و غضب اور جلال و جبروت سے بھرپور ایک ایسے مطلق العنان بادشاہ کی طرح سمجھتی تھیں جس کا کوئی اصول اور آئین نہ ہو اور جو غصہ اور ناراضگی کے وقت اپنے غیظ و غضب کی تسکین کے لئے لوگوں پر بے حساب تباہیاں و بربادیاں نازل کرتا ہو اور رحم اور درگزر سے اس کی فطرت خالی ہو۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو ان سب گمراہیوں کی بلکہ ان کے علاوہ اور بھی جو گمراہیوں خدا کی صفات کے بارے میں اقوام و مذاہب میں تھیں (اور اسی طرح جو آج بھی ہیں) ان سب کی یا کم از کم ان میں سے اکثری اساس و بنیاد صرف یہ ہے کہ دنیا کی نظر میں سب سے بڑی چیز بادشاہی تھی اور سب سے بڑی ہتھیار بادشاہوں کی تھیں اس لئے جو بائیں اور جو صئیں بادشاہوں میں ہوتی تھیں ان ہی کو زیادہ بڑے اور اونچے پیمانے پر خدا میں مان لیا گیا تھا۔ اور الوہیت کو شاییت سمجھنے کے اس مغلطیہ کا یہ نتیجہ تھا کہ خدا کا تصور عام طور سے بس قہر اور غضب پاد جلال و جبروت ہی کے ساتھ کیا جاتا تھا اور اس کو دہشت اور خوف ہی کی چیز سمجھا جاتا تھا اور اس سے بھی ڈرا ہی جاتا تھا۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے نزول قرآن سے کئی صدی پہلے اسی غلطی کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ کی صفت رحمت پر زور بہت زیادہ دیا اور اس کو سمجھانے کے لئے جیسا کہ انجیل سے معلوم ہوتا ہے (ہاپ کی محبت و شفقت کی تشبیہ و تاویل سے کام لیا) لیکن کچھ مدت کی بعد ان کی ماننے والی امت کو کج روی نے اسی سے انہیت اور کفارہ کے عقیدے پیدا کر لئے بہر حال مسیحی امت میں انہیت اور کفارہ کے عقیدے صفت اللہی کے لحاظ سے پورا ہی سے پیدا ہوئے۔

مولانا محمد منظور نعمانی

اللہ تعالیٰ کی صفات

کا ذکر کرتے ہیں جن میں نزول قرآن کے وقت خدا کی ماننے والی دنیا عام طور پر جلتا تھی۔ بہت سی قومیں اس دنیا کو ایک خدا کی پیدا کی ہوئی دنیا ماننے کے باوجود اس وہم میں مبتلا تھیں کہ جس طرح دنیا میں ایک بادشاہ یا راجہ ہوتا ہے لیکن ملک اور حکومت کا کام زیادہ تر وہ خود نہیں کرتا بلکہ اس کے وزراء اور دیگر ماتحت لوگ کرتے ہیں اور جس طرح چاہتے ہیں کرتے ہیں اسی طرح خدا کا بھی معاملہ ہے کہ اس دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے وہ سب براہ راست خدا خود نہیں کرتا بلکہ اس کی مقرب کچھ اور روحانی ہستیاں (دیوی دیوتا ہیں جن کو اس نے بہت سے کام اور بہت سے اختیارات سپرد کر رکھے ہیں اور ان کاموں کو وہی انجام دیتے ہیں) وہ جس سے راضی ہوں اسے نعال اور خوشحال کر دیتے ہیں اور جس سے وہ ناراض ہوں اسے تباہ و برباد کر دیتے ہیں اور اسی لئے لوگوں کی بھلائی یا برائی کا تعلق عملی طور پر ان ہی دیوی اور دیوتاؤں کی خوشی یا ناخوشی سے ہے۔ نیز اس قسم کی گمراہیوں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ جس طرح دنیا کے بادشاہوں راجوں مساراجوں کا یہ حال ہوتا ہے کہ بعض لوگوں سے رشتہ قرابت کا یا پیار و محبت کا ایسا تعلق ہوتا ہے کہ وہ ان کی کسی خواہش اور سفارش اور کسی بات کو رد نہیں کر سکتے بلکہ جو وہ چاہیں وہی کرنا پڑتا ہے اسی طرح معاذ اللہ خدا کا بھی بعض خاص ہستیوں سے ایسا تعلق ہے کہ جو وہ خدا سے کرانا چاہیں وہ خدا کو چارو ناچار کرنا ہی پڑتا ہے۔ بعض قوموں کی گمراہی یہ تھی کہ وہ خدا کا تصور مادی شکل و صورت اور مادی صفاتی کے ساتھ کرتی تھیں اور سمجھتی تھیں کہ مثلاً "تم و مسرت اور رنج و

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا" خدا کی ہستی کا علم تو انسان کے لئے ایک وجہ الہی فطری اور بدیہی علم ہے۔ یعنی صرف اتنی سادہ سی حقیقت کہ ہمارا اور اس کائنات کا کوئی پیدا کرنے والا اور چلانے والا ہے۔ ہر آدمی کے لئے یہ اتنی ہی روشن اور اتنی ہی یقینی ہے جتنی کہ اس کی نظر میں خود اپنی ہستی اور اپنا وجود لیکن آگے یہ بات کہ وہ ہستی کیسی ہے اور اس کی صفات کیا ہیں، اگرچہ اس کا جاننا ہمارے لئے ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر نہ خدا کی معرفت حاصل ہو سکتی ہے اور نہ ہم اس کے ساتھ اپنے تعلق کی نوعیت کو جان سکتے ہیں لیکن انسان بطور خود اس کی دریافت سے عاجز ہے۔ الغرض انسان کے لئے جن چیزوں کا جاننا ضروری ہے اور جن کا صحیح علم حاصل کرنے میں وہ اللہ کے پیغمبروں اور اللہ کی کتابوں کی رہنمائی کا محتاج ہے، ان میں سے ایک صفات الہی کا مسئلہ بھی ہے۔

نزول قرآن کے وقت خدا کی ہستی کا عقیدہ تو قریب قریب سب قوموں میں اور سب مذاہب میں موجود تھا، لیکن اس کی صفات کا صحیح تصور کہیں بھی نہیں تھا اور اس بارے میں دنیا بڑی سخت غلطیوں اور گمراہیوں میں مبتلا تھی۔ اس وقت کے بڑے بڑے مذاہب اور ان کی ماننے والی قومیں اور ان کی بنیادی کتابیں آج بھی موجود ہیں یا کم سے کم ان کے بارے میں گواہی دینے والی تاریخ موجود ہے، توہذا سا وقت اور توہزی سی سخت صرف کر کے دیکھا جا سکتا ہے کہ خدا کے متعلق ان کے تصورات کتنے غلط اور کتنے پست تھے، اور ان مذاہبوں یا فلسفوں کے ماننے والے جو اب تک دنیا میں موجود ہیں وہ صفات الہی کے بارے میں کیسی کیسی گمراہیوں میں آج تک مبتلا ہیں۔ بہر حال قرآن مجید نے اپنی دعوت و تعلیم کے ذریعہ اقوام و مذاہب کی جن سنگین غلطیوں کی اصلاح اور صحیحی کی ان میں سے ایک صفات الہی کا مسئلہ بھی ہو۔ قرآن مجید نے اس بارے میں جو کچھ دنیا کو بتایا ہے کہ اس کے صحیح قدر و قیمت جاننے کے لئے بلکہ اس کو سمجھنے کے لئے بھی کم از کم اجمالا "یہ یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ دنیا کے اقوام و مذاہب نزول قرآن کا وقت خدا کی صفات کے بارے میں کیسی غلط فہمیوں اور گمراہیوں میں مبتلا تھے اور خدا کو کیسا سمجھتے تھے۔ تفصیل تو ان مذاہب کی تاریخ سے متعلق کتابوں ہی میں دیکھی جا سکتی ہے یہاں تو ہم بس ان چند اصولوں کی گمراہیوں

صرف بازار میں سونے کی قدیم دکان

صرف حاجی صدیق اینڈ برادرز

اصلی زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

کنڈن اسٹریٹ صرف بازار کراچی

فون نمبر: ۳۵۸۰۳

تحریر: ہمشیر الدین قاسمی

اسلامی معاشرہ کے چند اصلاح طلب پہلو

اور وہ یہ کہ وہ اپنے دین کو نکلے نکلے کر کے بنیادی طور پر اصل دین سے منحرف ہو گئے اس لئے ضرورت اس کی ہے کہ ہمارے مصلحین قوم جیز کی لعنت کو ختم کرنے سے پہلے اس لعنت کو ختم کریں۔

معاشرہ کی اصلاح کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ہم اس حاشیہ کو ہٹانے والے اسباب کی روک تھام پر ہر وقت نظر رکھیں خدائے تعالیٰ نے قوموں کی بربادی کا ایک کلیہ یہ بھی بتایا ہے کہ ”جب ہم کسی ہستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے خوشحال لوگوں کو حکم دیتے ہیں اور وہ اس میں نافرمانیاں کرنے لگتے ہیں تب طہاب کا فیصلہ اس ہستی پر چسپاں ہو جاتا ہے اور ہم اسے برباد کر کے رکھ دیتے ہیں۔“ (سورہ بنی اسرائیل ۷، آیت ۱۶)

اس آیت میں حکم سے مراد حکم طبعی اور قانون فطری ہے اس آیت میں جس حقیقت سے متنبہ کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ایک معاشرے کو آخر کار جو چیز تباہ کرتی ہے وہ اس کو کھاتے پیتے خوش حال لوگوں اور اونچے طبقوں کا پکاڑ ہے جب کسی قوم کی شامت آنے کو ہوتی ہے تو اس کے دولت مند اور صاحب اقتدار لوگ فسق و فجور پر اترتے ہیں اور آخری فتنہ پوری قوم کو لے ڈھتا ہے لہذا جو معاشرہ اپنا دشمن نہ ہو اسے نظر رکھنی چاہئے کہ اس معاشرے میں اقتدار کی بائیں اور معاشی نظام کی نیچیاں کم طرف اور بد اخلاق لوگوں کے ہاتھوں میں نہ جائے پائیں۔ دوسری چیز جو اسلامی معاشرہ میں اہمیت کی حامل ہے وہ جوہلے ہی ایمان پر نظر رکھنے کی ہے جو شخص ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اور فی الواقع خدا اور اس کے دین اور جماعت مومنین کے ساتھ خلوص نہیں رکھتا اگر اس کے عدم اخلاق کا ثبوت اس کے طرز عمل سے مل جائے تو اس کے ساتھ جیسا کہ سورہ التوبہ کے رکوع ۳۳ میں ارشاد فرمایا گیا ہے صرف نیکو کا ہی برتاؤ نہیں کرنا چاہئے بلکہ اس کے آئندہ طرز عمل پر بھی نگاہ رکھنی چاہئے کیونکہ اس کے بغیر اسلامی سوسائٹی تزلزل اور انحطاط کے اندرونی اسباب سے محفوظ نہیں رہ سکتی کوئی بھی ایسی جماعت جو اپنے اندر منافقوں کو جگہ دیتی ہے اور ایسے لوگوں کی پرورش کرتی ہے وہ وہ اخلاقی زوال اور کامل تباہی سے نہیں بچ سکتی۔ ایک منافق کو مسلمانوں کی سوسائٹی میں عزت و احترام کا مرتبہ حاصل ہونے کے معنی یہ ہیں کہ ہزاروں آدمی نعداری و منافقت پر دلیر ہو جائیں اور یہ خیال عام ہو جائے کہ اس سوسائٹی میں عزت پانے کے لئے اخلاص و خیر خواہی اور صداقت ایمان کچھ ضروری نہیں ہے بلکہ جوہلے اعشار ایمان کے ساتھ خیانت اور بے وفائی کا رویہ اختیار کر کے بھی یہاں آدمی پھل پھول سکتا ہے یہی بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مختصر سے حکیمانہ فقرے میں فرمائی ہے ”جس شخص نے کسی صاحب بدعت کی تعظیم و توقیر کی وہ دراصل اسلام کی عمارت ڈھانے میں مددگار ہوا۔“ ایک اور چیز جو اسلامی

عقیدے اور اس طرز عمل کا نام اسلام ہے۔ دوسری چیز جو تذکرہ بالا آیات میں فرمائی گئی ہے وہ یہ کہ یہ سب مل کر اسلام کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور آپس میں تفرقہ میں نہ پڑو ایک اور موقع پر خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دین کو نکلے نکلے سے اور اس کے معاملے میں تفرقہ کی درازا نشی و سنی ہو گئی ہے کہ یہ کتنا مشکل ہے کہ مسلمان کسے سمجھا جائے۔ یہاں بھی ستم بالائے ستم یہ ہے کہ ہر عقیدہ و مسلک اپنے مسلک اور عقیدے میں گمن ہے اور ہمارے مصلحین کی نگاہ ادھر نہیں جاتی وہ جیز کی لعنت ہی دور کرنے میں گمن ہیں میرے پاس ہندوستان کے سبھی مسلک اور عقیدے کے مرکزی اداروں سے شائع ہونے والے رسالے آتے ہیں جن کے پڑھنے سے یہی تاثر پیدا ہوتا ہے کہ یہ سب الگ الگ دین کے ترجمان ہیں اور بعض مسلک یا عقیدے کے رسالوں میں ایسے مضامین رچتے ہیں جن میں صاف طور پر کہا جاتا ہے کہ جو میرے مسلک یا عقیدے کا پیرو نہیں وہ مسلمان نہیں۔ بعض میں ایسے مضامین بھی ہیں جن میں دوسرے مسلک یا عقیدے کے ماننے والے کو جن کی تعداد کروڑوں میں ہے یہ کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ کے دشمن ہیں۔ میں خود اس کا گواہ ہوں کہ ہمارے ایک مشہور ضلعی ہیڈ کوارٹر کے ایک محلے کے لوگوں نے جہاں کثیر مسلم آبادی ہے محلے کی مسجد میں نماز پڑھنی چھوڑ دی ہے کیونکہ وہاں دوسرے مسلک یا عقیدے کے امام آگئے ہیں۔ میرے مطلب یہ ہے کہ اس وقت مسلم معاشرہ میں جتنی سماجی اصلاح کی ضرورت ہے اس سے زیادہ دینی اصلاح کی ضرورت ہے۔ اصلاح کی توجہ ساری تجاویز سامنے آتی ہیں ایک جیز کی لعنت پر رسالوں میں صفحے کے صفحے بھرے رہتے ہیں پبلک جلسوں میں دھواں دھار تقریریں کی جاتی ہیں مگر اس بنیادی لعنت کی طرف کسی کا دھیان نہیں جاتا جس نے دین اسلام کی جزی کاٹ کر رکھ دی ہے اور اگر اس معاشرہ میں اہم ترین اصلاح کا پہلو ہے تو یہی لعنت ہے کیونکہ بقول اقبال

قوم مذہب سے ہے مذہب جو نہیں تم بھی نہیں
اس لئے اگر ہم معاشرہ کی اصلاح کی باتیں کرتے ہیں تو
مذہبی اصلاح سے قبل اس تفرقہ کی اصلاح کریں قرآن میں
بت ساری قوموں کی تباہی کے قصے تفصیلی طور پر وارد
ہوئے ہیں اور سبوں کی تباہی کی ایک ہی وجہ بتائی گئی ہے

خدائے تعالیٰ نے اسلامی معاشرہ کے عناصر تربیتی میں سب سے اہم عنصر جو اولین اہمیت کا حامل ہے سورۃ الانفال کی آیت ۳ میں یہ لکھا ہے کہ ”اگر تم (اہل ایمان) ایک دوسرے کی حمایت نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہو گا۔“ آج اسلامی معاشرہ میں اگر ہم ہر طرح کا فتنہ و فساد دیکھتے ہیں تو اس لئے کہ جو چیز اس معاشرہ کے لوگوں کو اس سے محفوظ رکھتی ہے وہ صرف دین اسلام ہے جس سے یہ معاشرہ عمومی طور پر بالکل بیگانہ ہونا جا رہا ہے اور اس کے ذریعے چلائے جانے والے اداروں، تنظیم گاہوں اور تنظیموں میں کہیں پر بھی آپ کو اسلامی روح نظر نہ آئے گی اور ستم بالائے ستم یہ ہے کہ یہی موخر الذکر طبقہ اس معاشرہ کے ہر موڑ پر اس کی ترقی فلاح و بہبود کا سامن بنا بیٹھا ہے جب کہ اس طبقہ کی کمیلو زندگی سے لے کر باہر ملکی بھی شعبہ زندگی میں کہیں پر قرآن کی چھاپ نظر نہ آئے گی خواہ وہ مرد ہوں یا عورت فرض یہ ہے کہ جو چیز اس معاشرہ میں قدر مشترک ہے وہ صرف دین اسلام ہے جسے مضبوطی سے تھامنے رہنے کی تاکید پر زور الفاظ میں خدائے تعالیٰ نے اس طرح فرمائی ہے ”اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔ سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔“ (سورہ آل عمران ص ۳)

پہلے تو ان آیات میں ”مسلم“ ہونے کی شرط رکھی گئی ہے ”ویسے تو ہر شخص جو کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیتا ہے مسلمان کہا جاتا ہے اور مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے مگر قرآن کی رو سے مسلم ایک خالص قرآنی اصطلاح ہے جس کی تعریف ایک موقع پر سورہ البقرہ کی آیت ۱۳۱ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سلسلہ میں یہ وارد ہوئی ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خدائے تعالیٰ نے کہا کہ ”تو مسلم ہو“ تو ”مسلم“ ہو جاؤ آپ نے فوراً ”کہا“ میں مالک کا نکتہ کا مسلم ہو گیا۔“ اس لئے اس وقت اسلامی معاشرہ میں اہم ترین اصلاح طلب پہلو معاشرہ کے ہر فرد کو قرآنی معنوں میں مسلم بنانے کا ہے۔ کیونکہ قرآن کی رو سے ”مسلم“ اس سے کہتے ہیں جو خدا کے آگے سرطاعت قلم کرے خدای کو اپنا مالک آقا، حاکم اور معبود مان لے، جو اپنے آپ کو باغیہ خدا کے سپرد کرے اور اس ہدایت کے مطابق دنیا میں زندگی بسر کرے جو خدا کی طرف سے آئی ہو۔ اس اعتبار سے اسی

باقی صفحہ ۱۰ پر

حکیم محمد طارق محمود چغتائی
گولڈ میڈلسٹ (قارانی دوآخانہ) احمد پور شرقیہ

دانت اور مسواک

جائے اس کا استعمال صحت اور سندرستی کے لئے اس وقت مضر ہے جب اس کو دوبارہ استعمال کیا جائے کیونکہ اس کے اندر جراثیموں کی تہ جم جاتی ہے اگر اس کو پانی سے صاف کیا جائے تو جراثیم صاف نشوونما رہتے ہیں دوسری بات برش دانتوں کے اوپر چمکیلی اور روشن تہ کو آثار دینا ہے جس کی وجہ سے دانتوں کی چمک اور خوبصورتی میں کمی ہوتی ہے۔ تیسری اہم بات یہ ہے کہ برش دانتوں کے درمیان خلا پیدا کرنا ہے اور دانت آہستہ آہستہ مسوڑوں کی جگہ چھوڑ جاتے ہیں اس غذا کے ذرات خلاؤں میں پھیل کر مسوڑوں اور دانتوں کے لئے نقصان کا باعث بنتے ہیں۔

مسواک

ہر اس لکڑی کا مسواک دانتوں کے لئے موزوں ہوتا ہے جس کے ریشے نرم ہوں اور دانتوں کے درمیان خلاؤں کو زیادہ نہ کریں اور مسوڑوں کو زخمی نہ کریں لیکن ان سب سے زیادہ اہم تین قسم کی لکڑی کے مسواک میں ۱۔ پیلو کا مسواک ۲۔ کینز کا مسواک ۳۔ نیم یا کیکر کا مسواک۔

پیلو کا مسواک

سنت نبوی ہے دراصل ہر نماز کے بعد اس کا استعمال دین اسلام میں لازم قرار دیا ہے اگر اس کے اثرات اور فوائد کو دیکھا جائے تو اس کے ریشے نرم ہوتے ہیں اور اس کے اندر نکشیم اور فاسفورس پایا جاتا ہے ہناب کے علاقوں میں یہ درخت اکثر شور اور کلر زدہ اور ویران علاقوں میں پایا جاتا ہے اور ماہرین ارضیات کے مطابق جس زمین میں نکشیم اور فاسفورس کی زیادتی ہوگی وہاں پیلو کا درخت زیادہ پایا جائے گا اس لئے چونکہ قبرستان کی مٹی میں نکشیم اور فاسفورس انسانی ہڈیوں کے گھنے کی وجہ سے زیادہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہاں پیلو کا درخت بھی زیادہ ہوتا ہے اور دانتوں کے لئے نکشیم اور فاسفورس اہم غذا ہے۔ اور خاص طور پر پیلو کی جڑ میں یہ اجزاء عام ہوتے ہیں مشاہدے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ اگر پیلو کی مسواک کو تازہ اور نرم حالت میں چلایا جائے تو اس کے اندر سے ایک تلخ اور تیز مادہ نکلتا ہے یہی مادہ مسواک کے اندر جراثیموں کی نشورنما کو روکتا ہے اور دانتوں کو امراض سے بچاتا ہے اس لئے یہ بات اہم ہے کہ پیلو کی مسواک کے ریشے توڑنے یا کانٹے رہیں تاکہ سنے ریشے استعمال ہوں اور ان کا تلخ مادہ صحت کے لئے قابل استعمال رہے۔

کنیر اور کیکر یا نیم

کیکر یا نیم ان دو کے فوائد اور محاسن سے کون واقف نہیں لیکن یہاں کنیر کی مسواک کا تذکرہ آئے گا یعنی کنیر دو قسم کی ہوتی ہے سرخ پھولوں والی اور سفید پھولوں والی دونوں عام طور پر پارکوں اور باغوں میں عام پائی جاتی ہے باغ کے مالیوں سے معلومات کرنے سے ان کے مسواک

وجہ سے آنکھیں امراض و ملل میں مبتلا ہو جاتی ہیں ضعف بصارت، اندھا پن پیدا ہو جاتا ہے آج کل ضعف بصارت کی جہاں اور دہولت میں ان میں ایک بڑی وجہ دانتوں کی طرف سے غفلت ہے اگر دانتوں کو صاف کیا بھی جاتا ہے تو برش سے کیا برش دانتوں کے لئے مفید ہے؟ یا مسز؟ اس کی وضاحت آگے بیان کریں گے۔

دانت اور معدہ

ماہرین کے غائر تجربے اور تحقیق کے مطابق اسی فیصد امراض معدہ دانتوں کے نقص اور امراض کی وجہ سے ہوتے ہیں کیونکہ معدے کی بیماریاں آج کے جدید دور کی علامت بن کر رہ گئی ہیں لیکن جب مسوڑوں کی پیپ غذا کے ساتھ یا بغیر غذا کے لعاب دہن کے ساتھ مل کر معدے میں جاتی ہے تو یہی پیپ سبب مرض بنتی ہے۔ اور تمام یا کیزہ غذا کو غلیظ اور قہقہ بنادیتی ہے۔ معدے اور جگر کے امراض کے علاج سے پہلے دانتوں کا صحت کا خاص خیال کیا جائے اگر ان سے پیپ بنتی ہو یا خون رستا ہو تو اس کا فوری علاج کیا جائے اس طرح امراض معدہ کا فوری اور مستقل علاج ممکن ہے۔

دانت اور معاشرہ

انسان جب کسی مجلس میں شریک کھٹکتو ہوتا ہے یا سواری میں ہم نشست ہوتا ہے خاص طور پر جناز کی سواری میں تو اس کی سانس سے بدبو محسوس ہوتی ہے اور ساتھ بیٹھے والے کی شامت آجاتی ہے اس طرح اگر ان صاحب کا علاج کرے وقت سب سے پہلے پیلو دانتوں کو طوطا رکھا جائے کیونکہ اکثر بدبو کی وجہ دانت ہوتے ہیں ورنہ معدے کا علاج کیا جائے۔ الغرض صحت اور سندرستی کے لئے دانتوں کی سندرستی اور حفاظت اشد ضروری ہے کیونکہ کامیاب زندگی صحت مند زندگی ہے اور وہ زندگی کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی جس میں حفظان صحت کے اصولوں سے بغاوت ہو۔

برش اور مسواک میں فرق

ایک اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دانتوں کی صفائی اور حفاظت کے لئے برش ضروری ہے یا مسواک ہم سب سے پہلے برش کے محاسن یا مضرات پر بحث کریں گے۔

برش

ماہرین براہیم کی برسا برس کی تحقیق کے بعد یہ بات پایہ تحقیق کو پہنچ چکی ہے جس برش کو ایک دفعہ استعمال کیا

زندگیوں کے تجربات اور مشاہدات کا نتیجہ مسکراہٹ دل کی شادمانی اور ذہنشانی کے لئے مایہ نراں قدر سے کم نہیں لیکن جب یہی مسکراہٹ غرت اور کراہت کا سبب بن کر انسان کے لئے الفتوں اور چاہتوں کی ضد بن جائے یعنی جب ایک خوبصورت اور خوبصورت شخص اظہار مسرت میں مسکراتا ہے تو دانت جو کہ انسان کے لئے لذت و کام و دھن کا ذریعہ بن کر طاقت اور قوت کے لئے ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں وہی دانت اس انسان کی غفلت اور لاپرواہی کا بین ثبوت ہوتے ہیں یعنی ناصاف گندے پیلے ٹیلے دانت انسان کے لب پر معاصی اور زبان ستیاناسی کے درمیان عیاں ہوتے ہیں۔

صحت اور درازی عمر کے لئے شروع ہی سے انسان کو شاہ و سرگرداں نظر آتا ہے لیکن بڑے بڑے ذکی الحس اور صاحب عقل و خرد شخصیات کو دیکھا تو دانت ناصاف نظر آئے۔ آئیے ہم مشاہدات اور تجربات کی روشنی میں اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ دانتوں کی صفائی سے غفلت انسان کو کتنے گوناگون امراض سے ملا دیتی ہے۔

دانت اور دماغ

ناصاف گندے اور پیپ زدہ دانت دماغی امراض کا باعث بنتے ہیں ان میں نفسیاتی امراض مثلاً "ہیون" ضبط اور دیگر مملک امراض شامل ہیں ایک صاحب کی بیوی کو دماغی عارضہ تھا وہیچہ دیر سچ کے بعد معلوم ہوا کہ دماغ کے پردوں میں پیپ پڑ چکی ہے اور مریضہ عرصہ دراز سے ماضورہ یا پائیوریا میں مبتلا تھی اور وہی پیپ رس مرض کا باعث بن گئی اس طرح پیپ کے اثرات غذا، نمک یا دیگر ذریعہ پر گھنڈ پر مملک ہوتے ہیں۔

دانت اور کان

بعض ایسے مریضوں پر اطباء کے مشاہدات میں کہ جن کے کانوں میں دم پیپ، سرنی اور درد کی کیفیت پائی جاتی تھی بہت علاج کرائے لیکن بالکل افادہ نہ ہوا تحقیق و تحقیق پر معلوم ہوا کہ مریض کو مسوڑوں میں پیپ پڑ چکی ہے جب مریض کے مسوڑوں کا علاج کیا گیا تو مریض بالکل ٹھیک ہو گیا۔

دانت اور بصارت

دانتوں کے امراض کا بصارت اور امراض چشم سے گہرا تعلق ہے دانتوں کی پیپ یا دانتوں کے خلاؤں میں جب خوراک کی ذرات پھنس کر متعفن ہو جائیں جس کی

توڑے جاسکتے ہیں۔

سواگ کو پیلے پانی کے گااس میں بھجور کھیں پھر اس کو چاچا کر ریڈ دار کریں اور دانتوں پر اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر سواگ کریں۔

کیز کی سواگ اگرچہ کڑوی ہوتی ہے لیکن دانتوں کے امراض کے لئے بہت مفید ہے اس کے اندر ایسے اجزاء پائے جاتے ہیں جو دانتوں کو مضبوط 'چمک' درد اور پائیدار بھیجے مسلک امراض کی روک تھام کے لئے اسیر اعظم ہے۔

اگر کوئی منجن دیکھی طریقہ سے بنا ہوا ہو جس میں تیز ادویہ شامل نہ ہوں تو بھی دانتوں کے لئے مفید ہے لیکن در اثرات کیز 'پیلو' یا نیم کے سواگ میں پائے جاتے ہیں وہ کسی اور چیز میں نہیں پائے جاتے اگر کوئی توجہ طلب مسئلہ ہو تو جوابی الفاظ بھیج کر خوشی پوچھ سکتے ہیں۔

انجیر کے کرشٹات

انجیر ایک مشہور خشک میوہ ہے موسم سرما کی خصوصی سوغات ہے ہر عام و خاص اس کو جانتا ہے لیکن اس کے تریاتی فوائد سے بہت کم لوگ واقف ہیں اس لئے اس کو عام طور پر امراض کے علاج کے لئے کم استعمال کیا جاتا ہے۔

انجیر کی دو اقسام ہیں 'بستنی اور دشتی'

ہر دو اسام بطور دوا استعمال۔ انجیر کا پھل 'جز زیادہ فوائد کے حامل ہیں۔ ذیل میں اس کے چند کرشٹات کا ذکر کر رہا ہوں تاکہ قدرتیں زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکیں اور امراض کو دماغی خیر سے یاد فرمائیں۔

انجیر اور دائمی قبض

انجیر دائمی قبض کا لاجواب نسخہ ہے اس کے لئے ایک واقعہ عرض ہے امراضوں کے ایک صاحب سے ملے جو عرصہ پہلے دائمی قبض میں مبتلا تھے ہر طرف سے علاج معالجہ کرا کے ٹھک گئے تھے آخر ایک دفعہ انہوں نے ایک جگہ چھاگا اگر تازہ انجیر ایک پاؤ روزانہ آکھیں یوم تک کھائے جائیں تو قبض ہمیشہ وغیرہ ختم ہو جاتی ہے انہوں نے یہی نسخہ آزمایا موصوف کا کہنا ہے اس کے استعمال سے میری جان میں جان آگئی میری گیس ختم ہو گئی پہلے میں ہر نماز کے ساتھ وضو کرتا تھا روز وہ بھی ٹوٹنے کا خطرہ ہوتا تھا لیکن اب کئی گنی نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھ لیتا ہوں گیس اور قبض نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہی امراض نے کئی لوگوں کو اس نسخہ سے صحت یاب ہوتے دیکھا ہے جو لوگ اپنی زندگی سے تنگ آچکے تھے وہی لوگ نئی زندگی اور نیا شباب لے کر زندگی کے شب و روز گزار رہے ہیں۔ اگر تازہ انجیر نہ ملے تو خشک انجیر کے پارہ دانے رات کو گرم پانی میں بھجور کھیں صبح ان کو کھائیں اور اوپر سے چائیں تو نیم گرم دودھ پی لیں بلش لوگوں نے اس طرح کیا انہیں بھی بہت فائدہ ہوا چاہئے اتنا فائدہ تو نہ ہوا

کلن بننے کا ایسری علاج

اب تک تمام مریضوں کو اس لوکلن میں ڈالنے کی دوا دیتے رہے جس سے کبھی فائدہ اور کبھی طبیعت میں پھر پھارنی کا زور ہوتا تھا لیکن جب سے اس نسخہ کو آزمایا تو اب بلا جھجک اس نسخہ کے بارے میں بتایا جاتا ہے دو عدد انجیر خشک لے کر ایک لیٹر پانی میں جوش دیں جب جل کر ایک پڑا کپ باقی رہے تو اتار کر ٹھنڈا کر کے مریض کو انجیر اور پانی استعمال کرا دیں اس طرح روزانہ ایک ماہ تک امید ہے کلن بننے کے تمام عوارضات ختم ہو جائیں گے۔

انجیر اور برص

برص بہت سخت اور تقریباً 'الطمان' مرض سے لیکن انجیر اس سلسلے میں بہت مفید ہے۔ طب کی کتب میں اکثر نسخہ جات میں پوست بچ انجیر دشتی کا ذکر آتا ہے اور اس کو بلور مصلی خون پھوڑے، پینسی، جذام، گوزہ اور برص کے لئے مفید بتایا گیا ہے ایک صاحب نے اس کا مشاہدہ یوں بیان کیا کہ جنگلی انجیر کی جڑ کا چھکالے کر اس کو دودھ میں خوب جوش دیں پھر اس دودھ کو ناسن لگا دیں اس دی کا کھنن نکال کر برص کے نشانات پر لگائیں تو کچھ عرصے بعد برص کے نشانات ختم ہو جاتے ہیں۔ اگر انجیر کی جڑ نیم کا چھکالے اور کل منڈی میوزن کا عرق نکال کر چالیس یوم دن میں تین دفعہ استعمال کریں تو برص ختم ہو جاتی ہے۔

گلابیٹھنا

بلش اوقات سردی کے نزلہ اور بلغم کی وجہ سے گلے میں درد ہو کر گھا جینا جاتا ہے آواز لگتا بند ہو جاتی ہے یا آواز مونی ہو جاتا ہے تو اس سلسلے میں انجیر کو پانی میں جوش دے کر اس کو بلور چائے پینا بہت مفید ہے اگر اس کے ساتھ گلابیٹھنا

دماغی کھانسی

بہت دور اور کھانسی کے مریض کا کسی طور پر بھی بلغم نہ لگتا ہو تمام بلغم سینے میں جما ہوا ہو سخت ہے چینی اور بے قراری ہو بار بار کھانسی کا درد لگتا ہو تو ایسی تمام کیفیات میں مندرجہ ذیل نسخہ بہت مفید ہے۔

حوالہ: اشرفی، گل، جلد ۱، صفحہ ۱۰۱، گرام، انجیر خشک ۳

عدد، مصلحی کوئی ہوئی ۵ گرام، مقلی لے عدد، تمام اجزاء پانی میں جوش دے کر ایک کپ دن میں تین بار استعمال کریں۔

سختہ شوگر

عالم انسانی میں لینس یا سرخان لے بعد سب سے بڑی لرناک اور پیچیدہ بیماری 'ڈیابٹس' یا شوگر ہے کیا اس کا علاج ممکن ہے یا صرف مریض وقتی ادویات پر انکشاف کریں اور ان کی ساری عمر انسولین کے انجکشن لگواتے گزر جائے گی انسولین انسانی جان بچانے میں معاون ضرورت ہے لیکن مریض کے لئے مستقل ششالیی کس دوا یا علاج میں ممکن ہے اس کے لئے تحقیق و تجربہ کی اشد ضرورت ہے۔

قدرت میں آج ایک شوگر کا ایسا نسخہ پیش کر رہا ہوں جو کئی خانہ انوں کا راز ہے اور کئی نامور ڈاکٹروں اور محیوں کا زورید معاش ہے۔ بڑھنے اس نسخہ شلا ت بے شمار لوگ جو کہ ہسٹمرٹ تک پہنچ چکے تھے پھر ت میات سردی کی طرف بڑھتے دیکھا میرے ایک دوست جن کا صرف اسی نسخہ کو بنا کر استعمال کروا رہا یہ معاش ہے وہ شاید میری اس ہمدردی یا ناراضی ہوں لیکن میں اس نسخہ کا راز افشا کر کر ڈاؤر، لاکھوں جانوں کے فائدے اور شفا کی سن رہا ہوں۔

ایک صاحب جو کہ بہت بڑے رئیس سیاست وطن اور اسمبلی تک پہنچنے والے ہیں جب مرض شوگر کے ہاتھ آئے دنیا جہاں کا تیم، ان کیا لیکن سب سوئے آخر جب اس نسخہ شفا کو بنا کر استعمال کرایا اور پھر بہت بڑے ڈاکٹروں کو دکھایا تو ڈاکٹر صاحب حیران ہو گئے کہ یہ ایسے ممکن ہے کہ جنم میں شوگر داخل ہے آخر جب اس کو نسخہ کھلیا تو فوراً نسخہ لگسا اور کیپولی بھر کر مریضوں کو دینا شروع کر دیا۔

قدرت میں استعدا ہے کہ اس نسخہ کو توجہ باہر نیز طریقے سے استعمال کریں اور مستقل ششالیی تک استعمال کریں۔

حوالہ: اشرفی، گل، جلد ۱، صفحہ ۱۰۱، گرام، انجیر خشک ۳

عبد الخالق گل محمد اینڈ سنز

گولڈ اینڈ ڈسٹری بیوٹرز اینڈ آرڈر سپلائی

شاپ نمبر این - ۹۱ - صرافہ

میٹھادگر راجی فرنٹ - ۲۵۵۰۳ -

خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔"

(حوالہ آئینہ صداقت ص ۳۵)

معنف مرزا محمود احمد ولد مرزا غلام احمد قادریانی) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمانہ کے ایک مسئلہ نامی شخص نے ایمان لانے کے بعد جوٹا دعویٰ نبوت کر دیا۔ اس کے واقعات مفصل احادیث اور تاریخ اسلام میں موجود ہیں۔ وہ قرآن مجید پر ایمان رکھتا تھا، اذان بھی پڑھتا تھا اور اس میں شہد ان محمد رسول اللہ کما جاتا تھا، نمازیں روزے کلمہ بھی تھا صرف یہ کہتا تھا کہ میں بھی حضور کے تابع ایک نبی ہوں۔ حضور نے اسے جوٹا قرار دیا۔ اس کے پیچھے ہوئے سفیر کو مسترد کر دیا اور حضور کے وصال کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور میں صحابہ نے اس کے خلاف چٹائی کی اور جہاد کیا۔ مسئلہ کذاب اور اس کے ہزاروں ساتھی قتل کر دیئے گئے۔ نمازیں اذانیں اور تمام اسلامی اعمال کے باوجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے کافر مرتد قرار دیا اور اس کے خلاف جہاد کیا نہ صرف اسے بلکہ اس کے اکثر ساتھیوں کو بھی قتل کر دیا۔

امید ہے ان تین نکات پر ہمارے سادہ لوح مرزائی دوست بھی اور دینی تعلیمات سے باواقف مرزائیوں کے ہر در بھائی بھی غور کریں گے اور صحیح نتیجہ پہنچیں گے کہ حضور کے بعد دعویٰ نبوت کرنا خواہ اسے کتنے پر دوں میں لپیٹ کر اور آدمیوں کے اچھے بچے میں چھپا کر کیا جائے کتنا بڑا سنگین جرم ہے کفر ہے اسلام سے مرتد ہو جانا ہے اور یہی حال کسی جموں نے دعویٰ نبوت پر ایمان لانا ہے خواہ اسے مسیح موعود کا نام دے کر یا مجدد اور مدعی کا نام دے کر ایمان لائے کفر اور دائرہ اسلام سے خارج ہو جانے کا باعث ہے۔

نکتہ دوم

بات مذاق اور تمسخری نہیں لھرے اور کھونے، بچے اور

چند قابل توجہ نکات

اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

یہ اصول جو اوپر ہم نے بیان کیا خود مرزائی رہنماؤں نے بھی اسے تسلیم کیا ہے چنانچہ مرزا غلام احمد کے صاحبزادے مرزا بشیر احمد اپنی ایک مشہور تعریف میں لکھتے ہیں۔

"ایسا شخص جو موسیٰ کو مانا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانا، یا عیسیٰ کو مانا ہے مگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانا، یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مانا ہے مگر مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) کو نہیں مانا وہ پکا کافر ہے۔"

(کلمۃ الفصل ص ۲۸ معنف مرزا بشیر احمد)

۳۔ اگر ہمارے بعض دوستوں کو یہ خیال آتا ہے کہ جب مرزائی کلمہ "نماز، روزہ وغیرہ کے پابند ہیں اور ہمارا ذبیحہ بھی کھاتے" ان کا قبلہ بھی وہی ہے تو انہیں کافر کیوں قرار دیا جاتا ہے۔ یہی سوال انہی مرزائیوں کے رہنماؤں پر کرتے ہیں کہ دنیا بھر کے ایک ارب مسلمان کلمہ "درد" نماز پڑھتے ہیں۔ قبلہ رو ہو کر نماز بھی پڑھتے ہیں، پورے قرآن مجید پر اور حضور "سرور کائنات کی تعلیمات پر ایمان رکھتے اور حتی المقدور عمل بھی کرتے ہیں پھر مرزائی انہیں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج کیوں قرار دیتے ہیں۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے۔ یہ الزام ہم اپنی طرف سے عائد نہیں کرتے حوالہ ملاحظہ ہو۔

"جو لوگ مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔

بعض لوگ جن میں پڑھے لکھے صاحبان بھی شامل ہوتے ہیں مرزائیوں کے پو پیٹلے سے متاثر ہو کر یہ سنتے ہیں کہ مرزائی کلمہ پڑھتے ہیں، قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں، مسلمانوں کا ذبیحہ کھاتے ہیں۔ ان میں کچھ لوگ بڑے اعلیٰ اخلاق کے ہوتے ہیں۔ قرآن و حدیث پر ایمان رکھنے کے مدعی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ پھر انہیں دائرہ اسلام سے خارج کیوں قرار دیا جاتا ہے۔

اس سوال پر غور کرنے اور اس کے جواب کے لئے مندرجہ ذیل باتوں پر غور کرنا ضروری ہے۔

ایک شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبی مانا ہے۔ ایسا شخص یہودی ہے کیونکہ یہودی موسیٰ علیہ السلام کی امت کہلاتے ہیں۔ یہی شخص موسیٰ علیہ السلام کو نبی ماننے کے ساتھ ساتھ اگر عیسیٰ علیہ السلام پر بھی ایمان لے آتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا سچا نبی ماننے لگ جاتا ہے تو اب یہ شخص یہودی نہیں بلکہ عیسائی امت کا فرد بن گیا اور اسے عیسائی کہا جائے گا کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کو نبی ماننے والے عیسائی کہلاتے ہیں۔ پھر یہی شخص موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا سچا پیغمبر ماننے کے باوجود حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آتا ہے تو اب ایسا شخص نہ یہودی ہے نہ عیسائی رہ گیا بلکہ اب یہ مسلمان کہلائے گا اور عیسائیوں سے خارج ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر وہی شخص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا غلام احمد کو نبی مان لیتا ہے تو اب یہ یہودی ہے نہ عیسائی ہے نہ مسلمان ہے بلکہ اب یہ مسلمانوں سے خارج ہو کر مرزائی ہو گیا ہے۔ نماز، روزہ، کوئی نیک عمل، نبی بدل لینے کے بعد اسے پہلی امت میں شامل نہیں رکھ سکتا۔ امت کا دار مدار اعمال پر نہیں بلکہ نبوت پر ہے۔ جو شخص یہودیوں سے نکل کر عیسائی ہو اس نے موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار نہیں کیا۔ جو شخص عیسائی سے مسلمان ہوا۔ اس نے بھی عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار نہیں کیا بلکہ موسیٰ اور عیسیٰ کو اللہ کے سچے نبی مانا ہے۔ مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی وجہ سے اب وہ مسلمان ہے۔ جو شخص مرزا غلام احمد کی نبوت پر ایمان لے آتا ہے وہ موسیٰ، عیسیٰ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار نہیں کرتا لیکن حضور کے بعد مرزا غلام احمد کو نبی تسلیم کرنے کی وجہ سے دائرہ

مفت مشورہ پیکے گال پتلا کمزور جسم، فون 690840
690850

کمزور جسم کے ڈنٹ، جسم کو موٹا مضبوط، طاقتور، نماز، خوبصورت بنانے کیلئے۔ پرلے ذرد
نزلہ، کھیر، دمہ، بخار، چھوٹی بھائی و فتد کو بڑھانے کے لئے

مردانہ زنانہ جنسی امراض، گنجائین، گرتے بال، دمہ، انحرابینے

بالوں کو نرم گھنا سیاہ خوبصورت، بھوک لگانے، گیس، مہدہ، درد پیٹ کیلئے
بواسیر، فلاج، مریقان، موٹاپا، کمزور پٹھے، بلڈ پریشر، انحراب، رحم، جگر، مثانہ کیلئے
چہرے کے کبیل چھایا، نسوانی حسن، قد بڑھانے کیلئے
گرددہ، مثانہ کے پتھری کے لئے

پچاس سال کے تجربہ کا مفت مشورہ کیلئے جوانی لافانہ یا اس کی قیمت ضرور ارسال کریں

پتہ حکم لیسٹر احمد لیسٹر محلہ غلام آباد چاندنی چوک فیصل آباد پوسٹ کوڈ۔
38900

ختم نبوت

دنیا بھر میں آپ کے تجارتی و کاروباری تعارف کا موثر ذریعہ

اشتہار چھوٹا ہوا بڑا، رنگین ہوا بلیک اینڈ وائٹ اہم بات یہ ہے کہ وہ اشتہار کتنے لوگوں کی نظر سے گزرتا اور کتنے لوگوں پر اپنا تاثر چھوڑتا ہے۔

ختم نبوت میں شائع ہونے والے اشتہارات

80,000

سے زائد افرادی نظر سے گزرتے اور انٹٹ تاثر چھوڑ جاتے ہیں۔

آپ کی مصنوعات اور خدمات کے بھرپور تعارف کے لئے ختم نبوت ایک موثر ذریعہ ہے کیونکہ یہ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ چالیس دیگر ممالک تک آپ کے پیغام اور تعارف کو پہنچا سکتا ہے۔

ختم نبوت میں دیا ہوا آپ کا اشتہار صرف دنیوی اعتبار سے ہی مفید نہیں بلکہ اشاعت دین اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی میں یہ آپ کا حصہ ہوگا جو بروز حشر شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنے گا۔

دینی تربیت و معلومات اور فتنہ قادیانیت کے کرتوتوں سے واقفیت کے لئے

ختم نبوت

پڑھنے اور دوسروں تک بھی پہنچائیے

ساری مہین دین والوں سے مطرت

مزید معلومات کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ایم۔ اے جناح روڈ

پرانی نمائش کراچی

فون:- 7780337 • فیکس:- 7780340

جھوٹے کی پکچان کی ہے۔ مرزا غلام احمد نے خود تحریر کیا ہے۔

”ہمارا صدق یا کذب جانچنے کو ہماری ہشکونی سے بڑک اور کوئی (کسوٹی) امتحان نہیں۔“

(آئینہ کمالات صبح اول ص ۲۸۸ اور صبح دوم ص ۲۳۲)

مرزا صاحب نے بڑے زور و شور سے پیش گوئی کی کہ محمدی بیگم میرے نکاح میں آئے گی جب انکار ہو گیا اور لوگ اس پیش گوئی کا مذاق اڑانے لگے تو فرمایا۔

”یعنی انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے نبی کر رہے تھے۔ سو خدا تعالیٰ ان کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اس لڑکی کو تمہارے طرف واپس لائے گا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے۔ بد خیال لوگوں پر واضح ہو کہ ہمارے صدق یا کذب جانچنے کو ہماری ہشکونی سے بڑک اور کوئی امتحان کی کسوٹی نہیں ہے۔“

(مخلص آئینہ کمالات مصلحہ مرزا غلام احمد ص ۲۸۸، ۲۸۹)

مرزا صاحب کی یہ ہشکونی اتنی واضح اور صاف ہے کہ اس میں کسی بحث کسی تاویل اور کسی پکڑ کی گنجائش نہیں۔ محمدی بیگم مرزا غلام احمد کی وفات تک ان کے نکاح میں نہ آئی اور صحیح سلامت زندہ رہی اور اب پاکستان میں جانے کے بعد اس خاتون کی لاہور میں وفات ہوئی۔

مرزائی دوستوں سے درخواست ہے کہ اگر ان کے دلوں میں ذرہ بھر خوف خدا موجود ہے۔ اور وہ مرنے کے بعد رب کے حضور پیش ہونے پر ایمان رکھتے ہیں تو مرزا صاحب کی بعد کی تاویلوں اور مرزائی مبلغوں کی لاطائل باتوں کے پکڑ کو چھوڑ کر مرزا صاحب کی اصل بات سے سمجھ لیں کہ اگر کوئی پیش گوئی ہی ان کے سپے ہونے کا معیار تھی تو محمدی بیگم کی ہشکونی پوری نہیں ہوئی اور وہ اپنے فرمان کے مطابق سپے نہ تھے بلکہ جھوٹے تھے۔

اس سلسلہ میں بعض لوگ محمدی بیگم مرحومہ کا ذکر ازراہ مذاق اور تمسخر کرتے ہیں۔ ایسا ہرگز نہ کرنا چاہئے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری فرمایا کرتے تھے کہ محمدی بیگم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی ماندہ معجزات میں سے ایک تھی۔ باوجود عورت ہونے کے مرزا صاحب نے قرآنی کے نازل ہونے اور خدائی عذاب میں جھٹلا ہونے کے بڑے بڑے اعلان کئے لیکن وہ مومنہ صادقہ سے مس نہیں ہوئی اور اس نے مرزا صاحب کو جھوٹا اور کذاب ثابت کرنے کے لئے امت محمدیہ کو ایک بہت بڑا ثبوت مہیا کر دیا۔ حق تعالیٰ اس مومنہ صادقہ کے آخرت میں درجات بلند فرمائے اور اس کو اعلیٰ علیین میں جگہ عنایت فرمائے۔

نکتہ سوم

مرزا صاحب نے ارشاد فرمایا کہ۔

باتی صحت پر

قادیانی قیادت نے اپنے پیروکاروں کو تہذیب و تمدن کی بنیاد پر تیار کیا اور یہی تہذیب و تمدن ہے جو اسلام اور مسلمانوں کی تہذیب و تمدن کی بنیاد ہے۔

اسلام اور پاکستان کے خلاف قادیانیوں کے گھناؤنے سازشے

سیہ ہونی خفیہ تنظیم زنجری کی ملی جھگ سے مختلف منصوبوں پر تیزی سے عمل شروع کر دیا گیا

لندن کے خصوصی ڈی وی چینل سے قادیانی سربراہی تقریباً دو ہفتوں سے جاری ہے اور یہی قادیانیوں کی تہذیب و تمدن کی بنیاد ہے۔ قادیانیوں نے اپنے پیروکاروں کو تہذیب و تمدن کی بنیاد پر تیار کیا اور یہی تہذیب و تمدن ہے جو اسلام اور مسلمانوں کی تہذیب و تمدن کی بنیاد ہے۔ قادیانیوں نے اپنے پیروکاروں کو تہذیب و تمدن کی بنیاد پر تیار کیا اور یہی تہذیب و تمدن ہے جو اسلام اور مسلمانوں کی تہذیب و تمدن کی بنیاد ہے۔

پہچانا اور پھر اسے مضبوط کرنا اور قادیانی افراد کو تخریب کاری پر مبنی منصوبوں پر عمل کرنے کے لئے متحرک کرنا۔

(۶) اسلام کے خلاف ایم کیو ایم (اعلیٰ قادیانی قیادت) کے مقاصد کی تکمیل کے لئے اعلیٰ مہارت یافتہ ایجنٹ تیار کرنا بھی ایک ایسی ہی مدت کا منصوبہ ہے۔

پالیسیاں اور منصوبے

اپنے مقاصد کے حصول کے لئے اعلیٰ قادیانی قیادت نے مندرجہ ذیل پالیسیاں اور منصوبے جاری کیے ہیں۔

(۱) اسلام پر توہین آمیز اور لہذا انہماک لگانا۔

پاکستان بھر میں قرآن پاک اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس شخصیت کے خلاف توہین آمیز تحریکات استعمال کرنے کے واقعات آتے دن سننے میں آ رہے ہیں۔ کچھ کسوں میں یہ ثابت ہوا ہے کہ گستاخ قادیانی ہیں اور کچھ میں اس بارے میں صرف شبہ ہے وہ مقدمات جن میں بیسائی وغیرہ ملوث ہوئے ہیں ان کے پیچھے بھی قادیانیوں کا ہاتھ لگا ہے۔ بہت سے واقعات ایسے ہیں جن پر نہ مقدمہ درج کیا گیا اور نہ کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی۔

(۲) ڈش انشیا کا قیام

اعلیٰ قادیانی قیادت نے قادیانیوں کو جہادیت کی ہے کہ وہ اپنے گھروں میں ڈش انشیا لگوائیں اور لندن سے قادیانی سربراہ مرزا طاہر احمد یا اس کے ممتاز ساتھیوں کی خریداریاں دیکھیں۔ یہ سازش مشن بننے وار بنیادوں پر شروع کی گئی تھی لیکن حال ہی میں روزانہ کی بنیادوں پر پروگرام شروع کر دیئے گئے ہیں۔ ہر قادیانی کو یہ حکم ہے کہ وہ لازمی معمول کے طور پر یہ خریداریاں دیکھیں۔ اسی مقصد کے حصول کے لئے اعلیٰ قادیانی قیادت نے اپنے بلا شرکت غیرے ایک بیٹلنٹ ٹی وی چینل بھی خرید لیا ہے۔ اس چینل کو خصوصاً پاکستان میں بحرآن کے دوران اپنے ایجنٹوں تک لوڈ (فیڈ) اشاروں پر مبنی ایجابات کی ترسیل کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

(۳) قادیانی شناخت کی تشہیر

ایک نئی پالیسی کی تحت ان قادیانیوں کو جو اس سے پہلے خاموش، افسردہ اور گھٹیا نظر آتے تھے، انہماک سے

قادیانی اعلیٰ قیادت کے عمومی مقاصد

قادیانی قیادت کی مذہب مساقی اور مقاصد درن ذیل ہیں۔

(۱) دین اسلام کو نشانہ بنانا۔ دنیا بھر میں اور خاص طور پر مغربی ممالک بشمول روس اور مشرق بعید کے ممالک کو دینا، جاپان، فلپائن اور چین میں اسلام کے تیزی سے پھیلنے ہوئے رقبوں کو روکنا اور زنجری کی اسلام اور اسکے پیروکاروں کی بدنامی اور دنیا کو دکھانے کے لئے اسلام کو بطور "بوسا" کے پیش کرنے کی پہلی سے جاری جنگ کو آگے بڑھانا۔

(۲) پاکستان کو نشانہ بنانا تاکہ اس ملک کے خلاف زنجری کی



انہماک سے آگے بڑھانے میں مدد مل سکے اور اس ملک میں قادیانی اعلیٰ قیادت کے تحفظ اور ان کے مقاصد کے تحفظ کی خاطر پاکستان کے تمام معاملات میں قادیانیوں کا اثر و رسوخ بڑھانا۔

(۳) آپس میں لڑنے اور تقسیم ہونے والے قادیانیوں کی صفوں میں اتحاد پیدا کرنا۔

(۴) قادیانیوں کی تخریب کاری پر مبنی انہماک سے مایوس ہو کر ذاتی مفادات کو اہمیت دینے والے اور قادیانی مسلک کو نلکا قرار دے کر اس سے دور ہونے اور اسے چھوڑنے کے لئے تیار رہنے قادیانی معاشرت کے افراد کو دوبارہ اپنے مسلک کی طرف لے کر آنے کی کوششیں کرنا۔

(۵) پاکستان اور علاقہ کے دیگر ممالک میں قادیانی مسلک کو

لندن میں مقیم قادیانیوں کی اعلیٰ قیادت نے مذہب اسلام اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کو نقصان پہنچانے کے لئے اپنی حکمت عملی اور مذہب پالیسیوں پر تیزی سے عمل کرنا شروع کر دیا ہے اور اس کے لئے اپنے ہر ممکن ذرائع بروئے کار لا رہی ہے۔ قادیانی اعلیٰ قیادت عالمی سیوسٹی آرگنائزیشن (ایلیج ڈی او) کے ساتھ مل کر بھی کام کر رہی ہے جو یودی عوام کی خفیہ حکمرانوں "زنجری" (سیوسٹی عالمی نیوری) کے لئے ایک عوامی محاذ ہے۔ قادیانی اعلیٰ (M.Q.I) کی طرح اس کا ہیڈ کوارٹر بھی لندن میں ہے۔ یہی تنظیم مسلم امہ کی مصدقہ بین الاقوامی دشمن طاقت ہے۔ دونوں کے اتحاد کارہی بحرآن ہونے کی ضرورت سمیرا کیونکہ اگر ہم قادیانیوں کی تخریب کاری پر مبنی تحریک کا بظاہر غائب یا نہ ہونے تو معلوم ہو گا کہ دونوں "اسامیوں اور بیانیوں کی طرح قادیانیوں کی خالق بھی سیوسٹی عالمی تنظیم" زنجری (Zinjry) ہے چونکہ قادیانی اور یودی اسلام اور مسلمانوں کو اپنا اذی دشمن سمجھتے ہیں۔ اس لئے ان میں اتحاد و تعاون امر ہے۔

پاکستان کی قادیانی معاشرت میں قادیانی مسلک پر کئی طور پر ایمان لانے والوں کی تعداد ان افراد سے بہت زیادہ ہے جو مرزا نظام احمد کی پیغمبری پر دراصل یقین نہیں رکھتے لیکن معاشی اور معاشرتی دباؤ کی وجہ سے انہیں اس فرقہ میں رہنا پڑتا ہے۔ ضمنی طور پر کچھ قادیانی ایسے ہیں جو مکمل طور پر اپنے مسلک پر عمل پیرا ہیں اور تبلیغ میں تو مصروف ہیں لیکن پاکستان کو نقصان پہنچانے والی اعلیٰ قادیانی قیادت کے منصوبوں اور مقاصد سے پوری طرح باخبر نہیں ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ وہ کون سی قسم سے تعلق رکھتے ہیں انہیں اعلیٰ قادیانی قیادت کے ہر حکم کو ماننا پڑتا ہے انہیں قادیانی معاشرت کے لئے بنائے گئے فرائض اور ذمہ داریوں سے بھی عمدہ برا ہونا پڑتا ہے۔ اعلیٰ قادیانی قیادت پاکستان کے مفادات کے خلاف کاموں کے لئے کسی بھی وقت انہیں طلب کر سکتی ہے۔ ہم پاکستانی مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ اپنے ملک کو قادیانی معاشرت کے اہل ہونے سے محفوظ رکھیں۔

ترویج نہیں کرتے تھے، ہدایت کی گئی ہے کہ وہ خود کو قادیانی کے طور پر اجاگر کریں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اعلیٰ قادیانی قیادت کو پاکستان میں اپنے پیروکاروں کے شناخت چھپانے سے اپنی تحریک آگے بڑھانے میں دشواری محسوس ہو رہی ہے، قادیانی اعلیٰ قیادت کے اس اقدام کی ممانعت زنجری کی اس پالیسی سے اس طرح قائم ہوتی ہے کہ زنجری نے حالیہ برسوں میں دنیا بھر میں زیادہ سے زیادہ مسیوحوں کو اپنی ساہتہ چھپی ہوئی شناخت افشاء کرنے کی ہدایت دی ہے، لیکن فوج اور سول انتظامیہ میں کلیدی یا بڑے مناصب پر فائز اور پاکستان کے اہم شعبوں اور قومی امور میں نمایاں افراد کو شاید اس پالیسی سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔

(۳) زندگی بھر کی خدمات کے لئے بچوں کو وقف کر دینا۔

قادیانی اعلیٰ قیادت نے مسیوحوں کی طرز پر زنجری تحریک کے ان اقدامات پر عمل کرنا شروع کر دیا ہے، جن پر وہ ۲۰۰ سال سے عمل پیرا ہے اور جن کے مطابق قادیانی جوڑے کے ہاں پیدا ہونے والے بچوں کو خواہ وہ لڑکیاں ہوں یا لڑکے، زندگی بھر کی خدمات کے لئے اعلیٰ قادیانی قیادت کے لئے وقف کر لیا جاتا ہے۔ اس اسکیم کو ایک خاص کمیٹی چلا رہی ہے۔ بچے اور اس کے خاندان کے کوائف محفوظ کر لئے جاتے ہیں اور پھر اس کے تمام معاملات جن میں اسکول اور بچے کا مستقبل بھی شامل ہے، کمیٹی کی نگرانی میں اس کی ہدایت کے مطابق طے ہوتا ہے، خاص اندازے لگانے کے بعد کمیٹی سائنس یا آئرش میں بچے کے مستقبل اور پھر اس کی ملازمت کے بارے میں فیصلہ کرتی ہے، جو یقیناً "قادیانی مشن" کی تحویل اور آگے بڑھانے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔

(۵) زنجری کے خود مختار کشمیر اور دفاع میں کمی کے منصوبے کی حمایت۔

قادیانیوں کی اعلیٰ قیادت نے قادیانیوں کو "زنجری" کے خود مختار کشمیر کے منصوبہ کو اجاگر کرنے اور اسی کی حمایت کرنے کی ہدایت کی ہے۔ جس کا مقصد شمالی علاقہ جات کو پاکستان سے علیحدہ کرنا اور آزاد کشمیر بشمول مقبوضہ کشمیر کی جگہ تین آزاد ریاستیں بنانا ہے۔ قادیانی، صفائی، پروفیسر قارن سروس آفیسر اور ریٹائرڈ یا حاضر سروس فوجی آفیسر ظاہری طور پر لا تعلق رہتے ہوئے اس "آزاد" نقطہ پر رائے ظہیر کر رہے ہیں۔ سول سروسز آئیڈیٹی لاہور میں عبوری مدت کے لئے تعینات ایک ریٹائرڈ میجر جنرل نے ایک بار روٹری کلب کی ایک میٹنگ میں باتوں کے دوران بڑے پر زور طریقے سے خود مختار کشمیر کی بات کی تھی لیکن جب اس سے سوال کیا گیا کہ کیا شمالی علاقہ جات کی علیحدگی سے پاکستان کی سیاسی ملکی سلامتی خطرے میں نہیں پڑ جائے گی؟ تو اس نے چپ سادہ ٹی تھی۔ اسی طرح معاشرے میں دیگر اہم افراد کو امریکہ اور مسیوحوں کے اس مطالبے کی حمایت کرنے اور اسے چھپانے کی ہدایت کی گئی ہے جس میں پاکستان کو ایک طرفہ طور پر وفاقی جہت میں کمی کرنے

کے لئے کہا گیا تھا۔ قادیانی صفائی اور خاص طور پر "فرنیئر پوسٹ" میں کام کرنے والے خالد احمد اس مطالبے کی حمایت میں مسلسل آواز اٹھا رہے ہیں۔

(۶) امریکی لابی کے لئے ہراول کا کام۔

قادیانیوں کو اس بات کی بھی ہدایت کی جا رہی ہے کہ وہ پاکستان میں امریکی لابی کی حمایت کریں اور اس کے حامیوں کے لئے ہراول دینے کے فرائض انجام دیں اس لابی کا مقصد پاکستان میں اس نقطہ نظر کو پھیلانا ہے کہ پاکستان امریکہ کی امداد کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا، اس لئے اسے امریکہ کے ایٹمی رول بیک، دفاعی بجٹ میں کمی، وفاقی حکومت کی مرکز گزیریت اور صوبوں کو خود مختاری میں وسعت جیسے مطالبات تسلیم کر لینے چاہئے۔

(۷) اہم عہدوں پر قبضہ۔

وفاقی سکرٹریٹ اسلام آباد اور صوبائی انتظامیہ کے اعلیٰ اور کلیدی عہدوں پر بھی قادیانی قابض ہو چکے ہیں، مبینہ قریبی کے دور میں جو کہ خود بھی ذہنی طور پر قادیانیت نواز ہی، متعدد قادیانیوں کو اہم عہدوں پر فائز کیا تھا۔ قادیانی قیادت پاکستان اور بیرون پاکستان علمی و نصابی عہدے حاصل کرنے کی بھی کوشش کر رہے ہے۔ امریکہ اور برطانیہ کے تعلیمی اداروں میں یہ پروفیسر اسلامی تعلیمات اور پاکستان کے مفادات کو غلط انداز سے پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ماضی میں پاکستان کو پھینچائے جانے والے

نقصانات

قادیانیوں کی طرف سے پاکستان کو کتنا نقصان پہنچا، اس کا اندازہ اور احساس ابھی تک کسی نے بھی نہیں کیا ہے۔ حتیٰ کہ حکومتی و غیر حکومتی تجزیہ نگاروں نے بھی نہیں، یہ قادیانی ہی ہیں جنہیں پاکستان مغربی و مسیوحی حکومتوں نے اپنے قابل اعتماد ایجنٹوں کے طور پر بھرتی کیا ہے۔ یہ غلام احمد قادیانی ہی تھا جسے اسکاٹ لینڈ کے اہم ایجنٹ کے طور پر شناخت کر لیا گیا تھا جو پاکستان میں برطانوی مفادات کی تلاش میں تھا، یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ نے نوزائیدہ شدہ مملکت کے لئے ایک متوازن اور فیہر جاندارانہ پالیسی بناتے ہوئے محب وطن عناصر سے اجتناب برتا اور اپنے مغربی آقاؤں کا حکم مانتے ہوئے ملک کو امریکہ اور برطانیہ کی گود میں دھکیل دیا۔

قادیانی ایجنٹوں ایم ایم احمد اور عزیز احمد نے ۱۹۵۰ء کی صفائی کے آخر میں مرکزی حکومت کزور کرنے اور امریکی صیوونی منصوبے کے مطابق جنرل ایوب خان کو آگے لانے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ امریکہ کے ذریعے جنرل ایوب خان کی بطور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر تقرری کے بعد عزیز احمد ایڈووکیٹ سٹریٹری اور ایوب خان کا پرنسپل ایڈوائزر بن بیٹھا اور کچھ عرصے کے لئے ملک کے مطلق العنان حکمران کے طور پر کام کیا۔ ایم ایم احمد جو مرزا غلام احمد کا

پوتا تھا، ایوب خان کا قریب ترین قابل اعتماد آدمی بن گیا تھا۔ اسی نے امریکی و صیوونی اسکیموں کو ملک میں لاگو کرنے میں جنرل ایوب کی مدد اور رہنمائی کی تھی۔ جنرل ایوب ان کے منہوس مقاصد کو کبھی نہ سمجھ سکا۔

۱۹۶۵ء کی جنگ پاکستان پر مسلہ کرنے میں قادیانیوں کے کردار کے بارے میں اب تک سب کچھ واضح ہو چکا ہے، نواب امیر محمد خان اس وقت مغربی پاکستان کے گورنر تھے اور ایوب خان کے انتہائی قریبی دوست سمجھے جاتے تھے، یہ الفاظ قدرت اللہ شہاب نے اپنی کتاب میں درج کئے ہیں "۱۹۶۵ء کی جنگ قطعی طور پر پاکستان کے مفادات پر مبنی نہ تھی، اس جنگ کا ارتکاب ذوالفقار علی بھٹو، عزیز احمد، میجر جنرل اختر ملک، ایم ایم احمد اور نذیر احمد نے کیا تھا۔"

سوائے بھٹو کے یہ منصوبہ تیار کرنے والے تمام کردار جاتے بچاتے قادیانی تھے۔ اتفاق کی بات ہے ایک اور شخصیت امین اے فاروقی بھی ہے جو قادیانی تھا اور جس نے اس گروہ کی اس خفیہ اسکیم میں حصہ لیا اور ایوب خان کو گمراہ کرنے میں کارگر مرہ ثابت ہوا تھا، جسے شاہد صرف اسی مقصد کے لئے صدر کارپوریشن سکرٹری بنایا گیا تھا، خوش قسمتی سے اور اس سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے پاکستان امریکی و صیوونی اسکیم کے مطابق قادیانیوں کے جنگ کے منصوبے سے محفوظ رہا۔

۱۹۹۹ء کی جنگ میں قادیانیوں کا کردار ناقابل پوشیدہ ہے، تاہم یہ کہا جاتا ہے کہ عزیز احمد نے بطور چیف سکرٹری مشرقی پاکستان کے لوگوں کو مرکزی حکومت سے منحرف کرنے اور ان میں علیحدگی پسندی کے جذبات ابھارنے جیسی کئی تحریک کارانہ کارروائیاں کیں۔ رفیع رضا، ایک اور تحریک کار شخصیت، ایک قادیانی اور ہی آئی اے کا ایجنٹ، ۱۹۹۱ء میں متوسط ذہن کی سازش میں پوری طرح ذوالفقار علی بھٹو کے ساتھ شامل تھا۔

حالیہ مزید نقصانات

فروری ۱۹۹۳ء سے اکتوبر ۱۹۹۳ء تک پاکستان کے صدر غلام اسحاق اور وزیر اعظم نواز شریف کے مابین سیاسی چپقلش کی وجہ سے بحران کا شکار رہا، اس بحران کا سب سے بڑا سازش کار ایم ایم احمد تھا اور اس کا شریک سازش رفیع رضا تھا۔

آئندہ پاک بھارت جنگ میں قادیانیوں کا

کردار

اتنی جلدی پتہ نہیں چلے گا کہ قادیانی کون سے منصوبے پر عمل پیرا ہیں۔ تاہم ایک چیز حتمی ہے اور وہ یہ کہ پاکستان کے اندر اور باہر قادیانی ایجنٹ (مثلاً ایم ایم احمد اور رفیع رضا جو بیرون ملک مقیم ہیں) آئندہ پاک بھارت جنگ کے لئے مواقع کی تشکیل میں لگے ہوئے ہیں، جس کا مقصد پاکستان کے خلاف ان کے تحریک کارانہ منصوبوں کا تحفظ ہے۔ اس کام پر انہیں امریکی و صیوونی منصوبہ سازوں نے

دوسری طرف قادیانی مسلمانوں کے ساتھ بے دینی افراد جیسا سلوک کرتے ہیں۔

۱۹۳۵ء میں پنڈت دواہر لال نسو کی طرف سے قادیانیوں کی حمایت میں شائع ہونے والے ایک مضمون کے، جو اب میں علامہ محمد اقبال نے ایک جامع مقالہ لکھا تھا جو قادیانی خطرے کے بارے میں تھا انہوں نے لکھا۔

”اسلام میں عقیدہ تطہیر کی تہذیبی حیثیت کا میں نے کسی اور جگہ بڑی وضاحت سے ذکر کیا ہے۔ اس کا سادہ ترین مطلب یہ ہے کہ رسول اکرم جنہوں نے انسانی ضمیر سے قریب تر قابل عمل قانون دے کر اپنے پیروکاروں کو نجات دلا دی، آپ کے بعد کسی شخص کو نبوت نہیں مل سکتی۔ معرفت حق کی رو سے عقیدہ یہ ہے کہ سماجی اور سیاسی تنظیم ہی اسلام ہے، جو عمل اور دائرہ عمل ہے۔ حضرت محمد کے بعد کسی بے دینی نازل نہیں ہو سکتی اور اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا، جو کوئی بھی ایسی کسی دینی کا دعویٰ کرتا ہے

مردوں اور عورتوں کو متاثر کرنے کے لئے یہ کوششیں بڑے پیمانے پر کی جانی چاہتے۔ اس منصوبہ پر عمل درآمد کے لئے امت مسلمہ کے مناسب مبلغین کی موثر امداد کی اشد ضرورت ہوگی۔

پاکستان کو قادیانیوں کے منصوبے سے بچانے کیلئے ثابت قدمی کی ضرورت

پاکستان مخالف قادیانیوں اور ان کے منصوبوں سے نبرد آزما ہونے کے لئے پاکستانی حکومتوں نے بھی ثابت قدمی کا مظاہرہ نہیں کیا اس کی ایک وجہ تو یقیناً یہ ہے کہ قادیانی آفیسر اور سیاسی شخصیات بذات خود تنظیمی ڈھانچے کا حصہ ہیں اس لئے حکومت کی کارروائیوں سے کامیابی سے بچ جاتے ہیں۔ ایک اور بڑی وجہ یہ ہے کہ پاکستان میں اعلیٰ منصب دار دراصل یہ نہیں سمجھتے کہ قادیانی ذہنی طور پر اسلام کے باغی اور دشمن ہیں اور اب ان لوگوں میں شامل ہیں جو دائرہ اسلام سے باہر تصور کئے جاتے ہیں

لگا رکھا ہے۔ یہ محسوس کرنا ضروری ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان ایک اور جنگ اب ایک حقیقت بن چکی ہے، لیکن اس کے بائبل درست وقت کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا ہے۔ زنجری کے پروگرام کے مطابق اگلی پاک بھارت جنگ ۱۹۹۵ء کے آخر میں ہونا ہے، جو اس سال بھی کرائی جاسکتی ہے۔ آنے والی جنگ بھی گزشتہ دونوں پاک بھارت جنگوں کی طرح ایک سوچے سمجھے منصوبے پر کرائی جائے گی۔ امریکی سیویں آئیڈیٹیشن کے قابل بھروسہ قادیانی ایجنٹ دونوں طرف کی فیصلہ کرنے والی اہماریوں کو اس اظہار کرنے سمیت بہت سے دیگر طریقوں پر عمل کرنے پر مقرر ہیں ۱۹۷۱ء اور ۱۹۶۵ء کی جنگوں سے پہلے کی طرح زنجری کے شخص کے لئے قادیانی اور غیر قادیانی پہلے ہی اہم اور کلیدی عمداں پر پہنچ چکے ہیں۔ یہ بہت ضروری ہے کہ پاکستان کو اگلی جنگ سے بچانے کے لئے جامع منصوبہ تشکیل دیا جائے۔

قادیانی دھمکیوں کی مختلف تحفظ

ایک دفعہ جب اسلام آباد کی مقتدر انتظامیہ کو اعلیٰ قادیانی قیادت اور اس کے ایجنٹوں کی طرف سے دی جانے والی دھمکیوں سے آگاہی ہو جائے تو پھر وہ خود بخود خود جان جائیں گے کہ کون سے اقدامات کرنے ہیں تاہم صرف دو تجاویز پیش کی جا رہی ہیں۔

خطرے کی تنقیدی اور حساسیت کو مد نظر رکھتے ہوئے نہایت ضروری ہے کہ کامیاب ایسا پل قائم کیا جائے جسکے ذمے ملک بھر میں ان خطرات کے خلاف ہوائی کارروائیوں کے لئے پلاننگ کرنا اور پھراس پر عمل درآمد کرنا ہو۔ ملک کو نقصان پہنچانے کے لئے قادیانیوں کی آزادانہ کارروائیوں کو دیکھ کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ پاکستان کے استحکام کو قادیانی ایجنٹوں کی دھمکی کو خاطر میں نہیں لایا جا رہا حتیٰ کہ وہ قادیانی جن کی تخریب کارانہ کارروائیاں ثابت ہو چکی ہیں آزادانہ پاکستان کے اعلیٰ منصب داروں کے درمیان اپنی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یوں پل کے بنائے گئے دفاعی پلان میں بنیادی کارروائیوں کو بھی شامل کرنا ضروری ہے۔ وہ قادیانی جو قابلیت سے مایوس اور بد دل ہو چکے ہیں۔ انہیں دوبارہ دائرہ اسلام میں داخل کرنے کے لئے محسوس منصوبہ بندی کی طرف خاصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ یہ کام انہیں تنہا ہی سے کڑی نگرانی میں رکھ کر ہی کیا جاسکتا ہے۔ ان مایوس افراد تک رسائی بڑے دانش مندانہ طریقے سے حاصل کی جانی چاہئے اور اسلامی تعلیمات سے ان پر اثر انداز ہونا چاہئے یہ کام ایک تعلیم یافتہ ذہنی اسکالر ہی کر سکتا ہے یا وہ لوگ جنہیں مایوس قادیانی اپنا شخص دوست گردانتے ہیں یہ تو معلوم نہیں کہ ایسے افراد کی تہذیب اسلام میں دوبارہ بازنائینی کے لئے ماضی میں باقاعدہ کوششیں کی گئیں یا نہیں ہاں یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ اگر عقل مندی سے کام لیا جائے تو اس منصوبے کے مثبت نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ شش و پنج کا شکار قادیانی معاشرت کے نوجوان

قادیانی نواز معین قریشی کے دور سے قادیانی اعلیٰ اور کلیدی عمداں پر فائز ہو چکے ہیں

وفاقی سکریٹری اسلام آباد اور صوبائی انتظامیہ کے اعلیٰ اور کلیدی عمداں پر بھی قادیانی قابض ہو چکے ہیں۔ معین قریشی کے دور میں جو کہ خود بھی ذہنی طور پر قادیانیت نواز ہیں متعدد قادیانیوں کو اہم عمداں پر فائز کیا گیا تھا۔ قادیانی قیادت پاکستان اور بیرون پاکستان علمی و نصابی عمدے حاصل کرنے کی بھی کوشش کر رہی ہے۔ امریکہ اور برطانیہ کے تعلیمی اداروں میں ان کے پروفیسر اسلامی تعلیمات اور پاکستان کے مفادات کو غلط انداز سے کر رہے ہیں۔

انتظامیہ میں موجود قادیانی امریکہ اور یہودیوں کے مفادات کو آگے بڑھا رہے ہیں

ملک کو نقصان پہنچانے کے لئے قادیانیوں کی آزادانہ کارروائیوں کو دیکھ کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ پاکستان کے استحکام کو درپیش قادیانی ایجنٹوں کی مذموم ساعی کو خاطر میں نہیں لایا جا رہا حتیٰ کہ وہ قادیانی جن کی تخریب کارانہ کارروائیاں ثابت ہو چکی ہیں، وہ بھی پاکستان کے اعلیٰ منصب داروں کے درمیان آزادانہ طور پر اپنی سرگرمیاں جاری رکھی ہوئے ہیں۔ حساس اداروں اور انتظامیہ میں موجود قادیانی امریکہ اور یہودیوں کے مفادات کی تکمیل کے لئے کوشاں ہیں۔

پاکستان کے حکمران، اسلام دشمن قادیانیوں کے مذموم عزائم کا ادراک نہیں کر سکتے

پاکستان مخالف قادیانیوں اور ان کے منصوبوں سے نبرد آزما ہونے کے لئے پاکستانی حکومتوں نے کبھی بھی ثابت قدمی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ اس کی ایک وجہ تو یقیناً یہ ہے کہ قادیانی آفیسر اور سیاسی شخصیات بذات خود تنظیمی ڈھانچے کا حصہ ہیں، دوسری وجہ یہ ہے کہ پاکستان میں مقتدر اصحاب دراصل یہ نہیں سمجھتے کہ قادیانی ذہنی طور پر اسلام سے باغی اور دشمن ہیں۔ جب کہ قادیانی اپنے آپ کو سچا قرار دے کر مسلمانوں کے ساتھ بے دینی افراد جیسا سلوک کرتے ہیں۔

دعاوی مرزا قادیانی خود اسی کی زبانی

۸۔ میں عاشق ہوں

مرزا صاحب کو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ انہی مع العشاق میں عاشقوں کے ساتھ ہوں (تذکرہ ص ۳۲۵) دو سرا امام ہوا کہ انہی معک میں تیرے ساتھ ہوں۔ (تذکرہ ص ۳۵۱) معلوم ہوا کہ مرزا صاحب بھی عاشق ہیں۔ تبھی تو قادیانی خدا اس کے ساتھ ہے۔

۹۔ میں چینی الاصل ہوں

اسی کشف کے مطابق میرے بزرگ چینی حدود پنجاب میں ہیں۔

۱۰۔ میں مغل برلاس ہوں

مسلم قوم کے مغل برلاس ہیں۔ (تذکرہ ص ۳۵)

۱۱۔ میں سید ہوں

بنی فاطمہ میں سے ہوں۔ میری بعض دادیاں مشہور اور صحیح نسب سادات میں سے تھیں۔

۱۲۔ میں خاکسار ہوں

خاکسار نے عرض کیا کہ اس کا نام میں نے قبلی رکھا ہے۔

۱۳۔ میں ناچیز ہوں

کسی اختلافی مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے اس ناچیز کو بہت مجبور کیا۔

۱۴۔ میں ناکارہ ہوں

ناکارہ پر خطا اور نالائقیں غلام احمد جو تیری زمین ملک ہند میں ہے۔

۱۵۔ میں نالائق ہوں۔

۱۶۔ میں پر خطا ہوں۔

ناکارہ پر خطا اور نالائقیں غلام احمد جو تیری زمین ملک ہند میں ہے۔

(تذکرہ ص ۳۱۸)

سلسلہ میں مزید تحقیق و تفتیش کرتے ہوئے الہامی حرکت کے نام سے ایک کتاب مرتب کی جس میں مرزا صاحب موصوف کے کوئی نوے دعاوی جمع کئے۔ راقم الحروف نے مرزا غلام احمد صاحب کے الہامات و کشف و روایا کے مجموعہ تذکرہ کا بنظر غائر مطالعہ کیا اور ان کے دو سو چار دعاوی مع حوالہ جات مرتب کئے۔

قارئین! ان دعاوی کو پڑھنے کے بعد یقیناً اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ مرزا صاحب کے دعاوی تضاد بیانی، لفظ گوئی اور لاجینی باطل کا مجموعہ ہیں۔

۱۔ میں عاجز ہوں

جناب خاتم الانبیا کو دیکھا اور اس وقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی۔

(تذکرہ ص ۴)

۲۔ میں احقر ہوں

پھر علامہ یہ کہ اس احقر نے مولوی صاحب موصوف کی اس وقت کی تقریر کو سن کر معلوم کر لیا۔

(تذکرہ ص ۱۰)

۳۔ میں احقر العباد ہوں

قدرت الہیہ کی ناکامی تجلی نے اس احقر عباد کو موسیٰ کی طرح ایک ایسے عالم سے خبر دی۔

(تذکرہ ص ۱۱)

۴۔ میں بشر ہوں

الہام ہوا قل انما انا بشر مثلکم کہ دے میں تیرے جیسا بشر ہوں۔

(تذکرہ ص ۱۸۹)

۵۔ میں مرزا ہوں

الہام ہوا مرزا ذرا صبر جاؤ ہم ابھی فارغ ہوتے ہیں۔

(تذکرہ ص ۳۹)

۶۔ میں غلام احمد قادیانی ہوں

مجھے کہا گیا کہ تو ہی غلام احمد قادیانی ہے۔

(تذکرہ ص ۱۷۷)

۷۔ میں مسلوب التقوی ہوں۔ (تذکرہ ص ۱۷۷)

عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی اور اساسی مسئلہ ہے۔ جس میں اب کسی قسم کی تاویل اور رد و بدل کی گنجائش ناممکن ہے۔ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ شاہد ہے کہ جب کبھی کسی مدعی نبوت نے سر اٹھایا، اس وقت کے ارباب بست و کشاد نے اسے لٹکانے لگا دیا۔ عقیدہ ختم نبوت کے خلاف جب کبھی کسی نے آگے اٹھائی تو حق والوں نے اسے اپنی نیند سلا دیا۔ لیکن وائے مقدر پنجاب کہ اسلام دشمن عناصر نے مل کر مرزا غلام احمد قادیانی پنجابی کو اکسایا، حضور علیہ السلام کے منصب جلیلہ (ختم نبوت) سے کھینچنے کے گر پڑے۔ اسلامی تاریخ میں یہ پہلا دردناک حادثہ رونما ہوا کہ مسلمان پنجاب مدعی نبوت نے انگریزوں کے زیر سایہ وہ ترقی کی کہ دیکھتے ہی دیکھتے ایک مستقل قندہ بن گیا۔

انگریز

بدبخت نے ایسے شخص سے مقام نبوت پر حملہ کروایا اس آدمی کو دستار نبوت پہننے کا حکم دیا جس کی نہ زبان تھی نہ قلم تھا۔ آج کچھ کمال اس کے خلاف کہہ دیا آج کچھ لکھا پڑوں اس کے خلاف لکھ دیا، عجیب گورکھ و خدا ہے۔ میرے خیال میں تو آج تک خود مرزا صاحب اور اس کی امت کو بھی معلوم نہیں ہوا ہوگا کہ مرزا صاحب کا کیا خیال تھا اور وہ کس چیز کے مدعی تھے اور اپنے مریدین سے اپنے آپ کو کیا منوانا چاہتے تھے مرزا صاحب نے خود اپنے آپ کو دنیا کے سامنے ایسے پھندا اور لائٹل معنی کی شکل میں پیش کیا کہ اس کے متضاد تناقض و عادی کو دیکھ کر اس کی امت بھی حیران ہے کہ اسے ہم کیا مانیں کیا سمجھیں۔

ناظر سر جگیاں ہے اسے کیا کہنے مرزا صاحب کے معتقدین قادیانیوں اور لاہوریوں دونوں سے گزارش ہے کہ سر ہو ڈکر بیٹھیں اور متعین کر دیں کہ مرزا صاحب کون تھے کیا تھے اور دنیا ان کو کیا مانے؟ میرے خیال میں قیامت تک ناممکن ہے کہ وہ مرزا صاحب کو کسی ایک اسٹیج پر بٹھا کر عقیدت کے پھول اس پر نچھاور کر سکیں۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تھوار ان سے یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں مرزا غلام احمد کے دعاوی متعلق سب سے پہلے مولانا مفتی محمد شفیع نے ایک رسالہ بعنوان دعاوی مرزا تحریر کیا تھا۔ جس میں مرزا صاحب کے چھیالیس دعاوی درج کئے گئے۔ اس کے بعد مولانا ابوالہشیر عرفانی مدظلہ نے اس

- ۳۹۔ میں ہمارا خدا ہوں
اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا ہمارا بنا لیا۔
(تذکرہ ص ۳۱)
- ۴۰۔ میں مظہر خدا ہوں
میرا آنا خدا کے کامل جلال کے ظہور کا وقت ہے۔
(حقیقت الہی ص ۱۵۳)
- ۴۱۔ میں آئینہ خدا انمائی ہوں
خدا انمائی کا آئینہ میں ہوں۔
(نزول المسیح ص ۸۶)
- ۴۲۔ میں نور خدا ہوں
تمہارے پاس خدا کا نور آیا۔
(تذکرہ ص ۶۳)
- ۴۳۔ میں عرش خدا ہوں
انتہی منزلت عرش۔
(تذکرہ ص ۵۱۰)
- ۴۴۔ میں خدا کی بیوی ہوں
جناب مرزا صاحب براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۶ پر
تحریر کرتے ہیں کہ میرا خدا سے تعلق ناقابل بیان ہے۔ اس
ناقابل بیان حالت کو قاضی یار محمد صاحب بی او ایل پیڈر
صحافی مرزا نے اپنے ٹریکٹ نمبر ۳۲ موسومہ اسلامی قربانی
ص ۱۳ پر بالفاظ مرزا اس طرح تحریر کیا۔
حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر
فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی
کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ربوبیت کی
طاقت کا اظہار فرمایا تھا۔ گھنٹے والے کے لئے اشارہ کافی
ہے۔
نوٹ:- اسلامیان پاکستان یہ حوالہ چڑھیں اور خدا کے
لئے سوچیں کہ کیا یہ باتیں اسی ملک میں تو نہیں کہی جا رہی ہیں
جس کی تعمیر کے وقت یہ غمرو لگایا تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا
لا الہ الا اللہ۔
- ۴۵۔ میں نطفہ خدا ہوں
مرزا صاحب کہتے ہیں کہ مجھے الہام ہوا۔ انت من ماء
ناوہم من نفل۔
(تذکرہ ص ۳۷۷)
- ۴۶۔ میں خالق زمین و آسمان ہوں
سو میں نے (مرزا) پہلے تو آسمان اور زمین کو انمائی
صورت میں پیدا کیا۔
(تذکرہ ص ۱۹۳)
- ۴۷۔ میں مالک کن فیکون ہوں
انما امر کما افارقت شیاء ان تقول لہ کن فیکون۔
(تذکرہ ص ۲۰۳)
- ۴۸۔ میں خاتم الانبیاء ہوں
بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔
(ایک لفظی کا ازالہ ص ۱۰)
- ۴۹۔ میں خاتم الخلفاء ہوں
مگر میں (خدا) تجھے (مرزا) خاتم الخلفاء بناؤں گا۔
(تذکرہ ص ۵۲۹)
- ۵۰۔ میں نبی ہوں
بحر ج من بین الصلب والترائب۔ (القرآن) پس انسان کو
پانے کے دیکھے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا۔ وہ پانی اچھلنے
والے سے پیدا کیا گیا۔ جو کہ باپ کی پیٹھ اور ماں کی
چھاتیوں سے نکلتا ہے۔ اور بھی کئی آیات ہیں جن میں ماء
سے مراد نطفہ لیا گیا ہے۔ لہذا مرزا صاحب کا الہام انت من
ماء کا معنی ہوگا انت من نطفتنا تو ہمارے نطفہ سے ہے اور
لوگ بزدلی کے کچھڑے۔
(تذکرہ ص ۵۰)
- ۵۱۔ میں خدا کا بیٹا ہوں
انت منی بمنزلتہ ولدی۔ تو میرے ہاں بیٹوں جیسا ہے۔
(تذکرہ ص ۵۶۲)
- ۵۲۔ میں خدا کا باپ ہوں
انا نبشرك بفلان حلیم مظہر الحق والعلا کان اللہ
نزل من السماء۔
(انجام آختم ص ۶۲)
- ۵۳۔ میں خدا کا جانشین ہوں
میں نے ارادہ کیا کہ اپنا جانشین بناؤں تو میں نے آدم کو
یعنی تجھے (مرزا) پیدا کیا۔
(کتاب البریہ ص ۸۳)
- ۵۴۔ میں خدا کی مثل ہوں
میں خدا کی مثل ہوں۔
(اربعین نمبر ۳ ص ۲۵ ماہیہ)
- ۵۵۔ میں خود خدا ہوں
میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں
اور تین کیا کہ وہی ہوں۔
(تذکرہ ص ۱۹۲)
- ۵۶۔ میں احمد ہوں
مرزا صاحب کو الہام ہوا کہ اے احمد میرے ہاتھ میں
کیا ہے۔
(تذکرہ ص ۲)
- ۵۷۔ میں محمد ہوں
وہی الہی میں میرا نام محمد بھی رکھا گیا ہے۔
(تذکرہ ص ۵۱۸)
- ۵۸۔ میں محمد رسول اللہ ہوں
الہام ہوا محمد رسول اللہ۔ تو محمد رسول اللہ ہے۔
(تذکرہ ص ۹۳)
- ۵۹۔ میں احمد زماں ہوں
احمد زماں اس زمانے کا احمد۔
(تذکرہ ص ۷۳۲)
- ۶۰۔ میں مصطفیٰ ہوں
۶۱۔ میں مجتبیٰ ہوں
اگر میں کوئی علیحدہ شخص نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہوتا
تو خدا تعالیٰ میرا نام محمد اور احمد اور مصطفیٰ اور مجتبیٰ نہ
رکتا۔
(نزول المسیح ص ۵)
- ۶۲۔ میں احمد مختار ہوں
انصہ لیز احمد مختار۔ میں آدم اور احمد مختار ہوں۔
(نزول المسیح ص ۱۰)
- ۶۳۔ میں خاتم الانبیاء ہوں
بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔
(ایک لفظی کا ازالہ ص ۱۰)
- ۶۴۔ میں خاتم الخلفاء ہوں
مگر میں (خدا) تجھے (مرزا) خاتم الخلفاء بناؤں گا۔
(تذکرہ ص ۵۲۹)
- ۶۵۔ میں نبی ہوں
میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں
اور تین کیا کہ وہی ہوں۔
(تذکرہ ص ۱۹۲)
- ۶۶۔ میں خالق زمین و آسمان ہوں
سو میں نے (مرزا) پہلے تو آسمان اور زمین کو انمائی
صورت میں پیدا کیا۔
(تذکرہ ص ۱۹۳)
- ۶۷۔ میں مالک کن فیکون ہوں
انما امر کما افارقت شیاء ان تقول لہ کن فیکون۔
(تذکرہ ص ۲۰۳)
- ۶۸۔ میں خاتم الانبیاء ہوں
بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔
(ایک لفظی کا ازالہ ص ۱۰)
- ۶۹۔ میں خاتم الخلفاء ہوں
مگر میں (خدا) تجھے (مرزا) خاتم الخلفاء بناؤں گا۔
(تذکرہ ص ۵۲۹)
- ۷۰۔ میں نبی ہوں
بحر ج من بین الصلب والترائب۔ (القرآن) پس انسان کو
پانے کے دیکھے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا۔ وہ پانی اچھلنے
والے سے پیدا کیا گیا۔ جو کہ باپ کی پیٹھ اور ماں کی
چھاتیوں سے نکلتا ہے۔ اور بھی کئی آیات ہیں جن میں ماء
سے مراد نطفہ لیا گیا ہے۔ لہذا مرزا صاحب کا الہام انت من
ماء کا معنی ہوگا انت من نطفتنا تو ہمارے نطفہ سے ہے اور
لوگ بزدلی کے کچھڑے۔
(تذکرہ ص ۵۰)
- ۷۱۔ میں آئینہ خدا انمائی ہوں
خدا انمائی کا آئینہ میں ہوں۔
(نزول المسیح ص ۸۶)
- ۷۲۔ میں نور خدا ہوں
تمہارے پاس خدا کا نور آیا۔
(تذکرہ ص ۶۳)
- ۷۳۔ میں عرش خدا ہوں
انتہی منزلت عرش۔
(تذکرہ ص ۵۱۰)
- ۷۴۔ میں خدا کی بیوی ہوں
جناب مرزا صاحب براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۶ پر
تحریر کرتے ہیں کہ میرا خدا سے تعلق ناقابل بیان ہے۔ اس
ناقابل بیان حالت کو قاضی یار محمد صاحب بی او ایل پیڈر
صحافی مرزا نے اپنے ٹریکٹ نمبر ۳۲ موسومہ اسلامی قربانی
ص ۱۳ پر بالفاظ مرزا اس طرح تحریر کیا۔
حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر
فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی
کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ربوبیت کی
طاقت کا اظہار فرمایا تھا۔ گھنٹے والے کے لئے اشارہ کافی
ہے۔
نوٹ:- اسلامیان پاکستان یہ حوالہ چڑھیں اور خدا کے
لئے سوچیں کہ کیا یہ باتیں اسی ملک میں تو نہیں کہی جا رہی ہیں
جس کی تعمیر کے وقت یہ غمرو لگایا تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا
لا الہ الا اللہ۔
- ۷۵۔ میں نطفہ خدا ہوں
مرزا صاحب کہتے ہیں کہ مجھے الہام ہوا۔ انت من ماء
ناوہم من نفل۔
(تذکرہ ص ۳۷۷)
- ۷۶۔ میں خالق زمین و آسمان ہوں
سو میں نے (مرزا) پہلے تو آسمان اور زمین کو انمائی
صورت میں پیدا کیا۔
(تذکرہ ص ۱۹۳)
- ۷۷۔ میں مالک کن فیکون ہوں
انما امر کما افارقت شیاء ان تقول لہ کن فیکون۔
(تذکرہ ص ۲۰۳)
- ۷۸۔ میں خاتم الانبیاء ہوں
بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔
(ایک لفظی کا ازالہ ص ۱۰)
- ۷۹۔ میں خاتم الخلفاء ہوں
مگر میں (خدا) تجھے (مرزا) خاتم الخلفاء بناؤں گا۔
(تذکرہ ص ۵۲۹)
- ۸۰۔ میں نبی ہوں
بحر ج من بین الصلب والترائب۔ (القرآن) پس انسان کو
پانے کے دیکھے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا۔ وہ پانی اچھلنے
والے سے پیدا کیا گیا۔ جو کہ باپ کی پیٹھ اور ماں کی
چھاتیوں سے نکلتا ہے۔ اور بھی کئی آیات ہیں جن میں ماء
سے مراد نطفہ لیا گیا ہے۔ لہذا مرزا صاحب کا الہام انت من
ماء کا معنی ہوگا انت من نطفتنا تو ہمارے نطفہ سے ہے اور
لوگ بزدلی کے کچھڑے۔
(تذکرہ ص ۵۰)

- دنیا میں ایک نبی آیا۔ محمد نیا نے اسے قبول نہ کیا۔ (تذکرہ ص ۱۰۳)
- ۷۶۔ میں نبی اللہ ہوں
الہام ہوا۔ ہائیس اللہ۔ (تذکرہ ص ۵۹۵)
- ۷۷۔ میں رسول اللہ ہوں
میرے پر وہی ہوئی۔ قل ہائیا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔ (تذکرہ ص ۳۵۲)
- ۷۸۔ میں رسول اللہ کا بیٹا ہوں
الہام ہوا۔ انی معک ہا ان رسول اللہ۔ (تذکرہ ص ۵۷۷)
- ۷۹۔ میں احمد مقبول ہوں
الہام ہوا۔ احمد مقبول۔ (تذکرہ ص ۳۷۰)
- ۸۰۔ میں فخر احمد ہوں
الہام ہوا۔ فخر احمد۔ (تذکرہ ص ۳۹۵)
- ۸۱۔ میں سراجا "منیرا ہوں
الہام ہوا تو سراجا "منیرا یعنی چمکتا ہوا چراغ ہے۔ (تذکرہ ص ۵۲)
- ۸۲۔ میں مدثر ہوں
الہام ہوا۔ ہائیا المدثر۔ (تذکرہ ص ۵۱)
- ۸۳۔ میں حضور کا بازو ہوں
حضور نے مجھے اپنا دو سرا بازو ٹھہرایا ہے۔ (نزول المسیح ص ۱۵)
- ۸۴۔ میں امین ہوں
آج تو میرے (خدا کے) نزدیک ہا مرتبہ اور امین ہے۔ (تذکرہ ص ۷۹)
- ۸۵۔ میں رحمتہ للعالمین ہوں
الہام ہوا۔ وما ارسلک الا رحمتہ للعالمین۔ (تذکرہ ص ۸۱)
- ۸۶۔ میں مذکر ہوں
انسانیت مذکور تو مذکر ہے۔ (تذکرہ ص ۸۵)
- ۸۷۔ میں صاحب الکوثر ہوں
الہام ہوا کہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں۔ (تذکرہ ص ۳۳۳ ص ۳۸)
- ۹۷۔ میں اول المؤمنین ہوں
الہام ہوا کہ تو سب سے پہلے ایمان لائے والا ہے۔ (تذکرہ ص ۳۲)
- ۹۸۔ میں مرسل بالہدی ہوں
میرے پر الہام ہوا کہ هو الذی ارسل رسولہ۔ (مرزا) ہالہدی و ذلن الحق لیظہرہ علی النین کلہ۔ (تذکرہ ص ۳۵)
- ۹۹۔ میں مہدی ہوں
مجھے مسیح اور مہدی بتایا گیا۔ (تذکرہ ص ۷۸)
- ۱۰۰۔ میں مہدی مسعود ہوں
۱۰۱۔ میں مسیح موعود ہوں
ان المسیح الموعود الذی برقبولہ المہدی المسعود الذی ینظر تہ ہوا انت۔ (تذکرہ ص ۲۸۷)
- ۱۰۲۔ میں بروزی مسیح ہوں
میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز کے طور پر بیوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے۔ (تذکرہ ص ۲۵۳)
- ۱۰۳۔ میں ابن مریم ہوں
ابن مریم سو وہ میں ہوں۔ (تذکرہ ص ۳۱)
- ۱۰۴۔ میں عیسیٰ ہوں
اس جگہ عیسیٰ کے نام سے بھی یہی ماجز مراد ہے۔ (تذکرہ ص ۱۰۳)
- ۱۰۵۔ میں مسیح الخلقی ہوں
الہام ہوا۔ مسیح الخلقی۔ اے مخلوق کے مسیح۔ (تذکرہ ص ۳۲۸)
- ۱۰۶۔ ابن مریم سے افضل ہوں
ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بڑھ کر نام احمد ہے۔ (ص ۶۳)
- ۱۰۷۔ میں مسیح موعود سے افضل ہوں
خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہے۔ (دافع البلاء ص ۲۷)
- ۱۰۸۔ میں مسیح موعود کی ماں ہوں
اور خدا تعالیٰ نے اس کتاب پر امین احمدیہ میں میرا نام (تذکرہ ص ۳۳۳ ص ۳۸)
- ۸۸۔ میں سلطان احمد مختار ہوں
میں سلطان احمد مختار ہوں۔ (تذکرہ ص ۱۱۲)
- ۸۹۔ میں غوث محمد ہوں
میرا نام غوث محمد رکھا گیا۔ (تذکرہ ص ۵۵۵)
- ۹۰۔ میں محمد مفلح ہوں
میرا نام محمد مفلح رکھا گیا۔ (تذکرہ ص ۵۵۷)
- ۹۱۔ میں یسین ہوں
یسین اے سردار تو مرسلین سے ہے۔ (تذکرہ ص ۲۳۳)
- ۹۲۔ میں خیر الانام ہوں
الامام خیر من الانام۔ (تذکرہ ص ۳۷۰)
- ۹۳۔ میں تمام جہانوں سے افضل ہوں
الہام ہوا کہ انی لفضلک علی العالمین۔ میں نے تجھ کو تمام جہانوں پر فضیلت دی۔ (تذکرہ ص ۱۲۵)
- ۹۴۔ میں حضور علیہ السلام سے بھی افضل ہوں
حضور علیہ السلام کے معجزات تین ہزار تھے۔ (تحد کوزیو ص ۳۰) اور میرے دس لاکھ ہیں۔ (ابن جن حصہ پنجم ص ۵۶) اس (حضور علیہ السلام) کے لئے چاند کے خوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں۔ اب کیا تو انکار کرے؟۔ (اعجاز احمدی ص ۷۷)
- ۹۵۔ میں تمام انسانوں کا نجات دہندہ ہوں
اب دیکھو خدا نے میری وہی اور میری معلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا۔ اور تمام انسانوں کے لئے مدار نجات ٹھہرایا۔ (اربعین نمبر ۱ ص ۱)
- ۹۶۔ میں مامور من اللہ ہوں
الہام ہوا کہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں۔ (تذکرہ ص ۳۳۳ ص ۳۸)

- بھی مریم رکھا۔
۱۰۹۔ میں ملیم ہوں
خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے امام اور کلام سے مشرف کیا۔
(تزیین القلوب ص ۱۵۵)
- ۱۱۰۔ میں منظر انبیاء ہوں
خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا منظر
نہرایا۔
(حقیقت الوقی ص ۷۲)
- ۱۱۱۔ میں آدم ہوں
۱۱۲۔ میں شہت ہوں
۱۱۳۔ میں نوح ہوں
۱۱۴۔ میں ابراہیم ہوں
۱۱۵۔ میں اسحاق ہوں
۱۱۶۔ میں اسماعیل ہوں
۱۱۷۔ میں یوسف ہوں
۱۱۸۔ میں موسیٰ ہوں
۱۱۹۔ میں داؤد ہوں
۱۲۰۔ میں محمد اور احمد ہوں
ملاحظہ فرمائیے (تذکرہ ص ۱۳۰)۔
۱۲۱۔ میں یحییٰ ہوں
مجھے خدا نے کہا کہ ہا ہنسی خدا کتاب ہنوی
(تذکرہ ص ۱۲۲)
- ۱۲۲۔ میں بشارت عیسیٰ ہوں
بشارت رسول ہانی من بعدی اسمہ احمد سے مراد میں
ہوں۔
(خیمہ خند گوڑیہ ص ۲۹)
- ۱۲۳۔ میں اسرائیل ہوں
اس وحی میں خدا نے مجھے اسرائیل قرار دیا ہے۔
(تذکرہ ص ۵۳)
- ۱۲۴۔ میں ذوالقرنین ہوں
اس امام میں حضور (مرزا) کا نام ذوالقرنین رکھا گیا۔
(از مرتب تذکرہ ص ۵۰۳)
- ۱۲۵۔ میں مسلمان ہوں
میرا نام مسلمان رکھا گیا۔
(تذکرہ ص ۳۸۳)
- ۱۲۶۔ میں خدا کی طرف سے تعریف کیا گیا ہوں
بعهدک اللہ۔ خدا تعالیٰ تعریف کرتا ہے۔
(تذکرہ ص ۷۹)
- ۱۲۷۔ میرا زمانہ رسولوں کے ناز کا زمانہ ہے
اس کے (مرزا) عہد پر تو رسولوں کو بھی ناز ہے۔
(تذکرہ ص ۶۰۳)
- ۱۲۸۔ میں اونچے تخت والا ہوں
آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اونچا
بچھایا گیا۔
(تذکرہ ص ۷۳)
- ۱۲۹۔ میں صاحب شریعت نبی ہوں
جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند ادا مراد نبی بیان
کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی
صاحب شریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی
ہمارے مخالف طرم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور
نہی بھی۔
(اربعین نمبر ۶ ص ۱۶۱) (انجاز احمدی ص ۲۹)
- ۱۳۰۔ میں مرسل الی الخلق ہوں
امام ہوا۔ قل ارسلناکم جمیعاً۔ کہ میں تم سب کی
طرف بھیجا گیا ہوں۔
(تذکرہ ص ۳۵)
- ۱۳۱۔ میں صدیق ہوں
امام ہوا ہا الہا الصلیق۔
(تذکرہ ص ۶۷)
- ۱۳۲۔ میں ذوالفقار علی ہوں
سورہ ہاتھ (مرزا کا) ایسا ہو گا کہ گویا وہ ذوالفقار علی کرم
اللہ وجہ ہے۔
(تذکرہ ص ۷۳)
- ۱۳۳۔ میں ظل فاروق ہوں
تھ میں مادہ فاروقی ہے۔
(تذکرہ ص ۱۰۵)
- ۱۳۴۔ میں علی المرتضیٰ ہوں
سوا اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ میں (مرزا) علی المرتضیٰ
ہوں۔
(تذکرہ ص ۲۰۸)
- ۱۳۵۔ میں زندہ علی ہوں
تم میں زندہ علی (یعنی مرزا) موجود ہے۔ تم اس کو
برہنوں لیلو نور اللہ۔ اس میں نور اللہ سے مراد میں
- ۱۳۶۔ میں حسین سے بھی افضل ہوں
میں کچھ کتا ہوں کہ آج تم میں حسین موجود ہے جو اس
حسین سے بہتر ہے۔
(دافع ابلاء ص ۳۹)
- ۱۳۷۔ میں حسنی المشرب ہوں
امام ہوا۔ علی مشرب الحسن۔
(تذکرہ ص ۳۸۳)
- ۱۳۸۔ میں امام ہوں
پھر ذوالفقار اس امام (مرزا) کو دے گا۔
(تذکرہ ص ۷۳)
- ۱۳۹۔ میں امام الزماں ہوں
میں امام الزماں ہوں۔
(تذکرہ ص ۳۲۰)
- ۱۴۰۔ میں پیر پیراں ہوں
وہ (فرشتہ) میں ہمارے (مرزا) منہ کے سامنے ہاتھ
کر کے ہماری طرف اشارہ کر کے کتا ہے۔ پیر پیراں۔
(تذکرہ ص ۷۹۸)
- ۱۴۱۔ میں منصور ہوں
امام ہوا۔ انکسن المنصورین۔
(تذکرہ ص ۳۶۸)
- ۱۴۲۔ میں نذیر ہوں
دنیا میں ایک نذیر آیا مگر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔
(تذکرہ ص ۱۰۳)
- ۱۴۳۔ میں محدث اللہ ہوں
امام ہوا کہ تو محدث اللہ ہے۔
(تذکرہ ص ۱۰۵)
- ۱۴۴۔ میں حب اللہ ہوں
حب اللہ ہوں یعنی دوست خدا۔
(تذکرہ ص ۱۰۵)
- ۱۴۵۔ میں خلیل اللہ ہوں
۱۴۶۔ میں اسم اللہ ہوں
یہ دونوں نام مرزا صاحب کے ہیں۔ دیکھئے (تذکرہ
ص ۱۰۵)۔
- ۱۴۷۔ میں نور اللہ ہوں
۱۴۸۔ میں نور اللہ ہوں
۱۴۹۔ میں نور اللہ ہوں

- ۱۳۸- میں ولی اللہ ہوں (تذکرہ ص ۱۰۷)
- ۱۳۹- میں ولی الرحمن ہوں (تذکرہ ص ۲۹۹)
- ۱۴۰- میں فرقان ہوں (تذکرہ ص ۳۲۳)
- ۱۴۱- میں برہان ہوں (تذکرہ ص ۳۷۷)
- ۱۴۲- میں مقبول الرحمن ہوں (تذکرہ ص ۳۲۲)
- ۱۴۳- میں نور جہان ہوں (تذکرہ ص ۳۱۸)
- ۱۴۴- میں محی الدین ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۴۵- میں قائم الشریعت ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۴۶- میں قائم انفس ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۴۷- میں مظہر الحی ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۴۸- میں مبداء الامر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۴۹- میں شفیع اللہ ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۵۰- میں عبد اللہ ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۵۱- میں عبد الرحمن ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۵۲- میں مبارک ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۵۳- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۵۴- میں عبد اللہ ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۵۵- میں مبارک ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۵۶- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۵۷- میں عبد اللہ ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۵۸- میں مبارک ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۵۹- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۶۰- میں عبد اللہ ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۶۱- میں مبارک ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۶۲- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۶۳- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۶۴- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۶۵- میں غازی ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۶۶- میں سلطان القلم ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۶۷- میں عبد القادر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۶۸- میں عبد الرابع ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۶۹- میں حجتہ اللہ القادر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۷۰- میں خلیفۃ اللہ السلطان ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۷۱- میں مبارک ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۷۲- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۷۳- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۷۴- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۷۵- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۷۶- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۷۷- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۷۸- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۷۹- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۸۰- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۸۱- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۸۲- میں موتی ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۸۳- میں کلمۃ الازل ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۸۴- میں آواہن ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۸۵- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۸۶- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۸۷- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۸۸- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۸۹- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۹۰- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۹۱- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۹۲- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۹۳- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۹۴- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۹۵- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۹۶- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۹۷- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۹۸- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۱۹۹- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)
- ۲۰۰- میں مظفر ہوں (تذکرہ ص ۷۰)

- ۱۸۵۔ میں خدا کا بندہ ہوں
وہ ہے۔
- ۱۸۶۔ میں مجاز ہوں
یا عہدی لا تظف۔ اے میرے بندے خوف مت
لیجئے۔
- ۱۸۷۔ میں مجاز ہوں
الہام ہوا۔ انکانت العجاز۔
- ۱۸۷۔ میں چاند ہوں
الہام ہوا۔ انت منہ العلبہ تو علم کا شہر ہے۔
- ۱۸۸۔ میں سورج ہوں
الہام ہوا۔ بالقر باشمس انت منی وانا منک۔
- ۱۸۹۔ میں نجم الثاقب ہوں
انت منی بمنزلہ النجم الثاقب۔
- ۱۹۰۔ میں چمکتا ہوا ستارہ ہوں
اسنے میں شرق کی طرف سے ایک چمکتا ہوا ستارہ
کلا۔۔۔ اور وہ ستارہ میں تھا۔
- ۱۹۱۔ میں بیت اللہ ہوں
خدا تعالیٰ نے اپنے المات میں میرا نام بیت اللہ بھی
رکھا ہے۔
- ۱۹۲۔ میں حجر اسود ہوں
ایک شخص نے میرے پاؤں کو چوما اور میں نے کہا حجر
اسود میں ہوں۔
- ۱۹۳۔ میں حاضر و ناظر ہوں
الہام ہوا کہ والسماء معک کما هو معی۔ زمین و
آسمان تیرے ساتھ ہیں۔ جیسے وہ میرے ساتھ ہیں۔
- ۱۹۴۔ میں خدا کی بارگاہ میں وجیہ ہوں
اللہ تعالیٰ نے کہا کہ (اے مرزا) تو میری بارگاہ میں



خط نمبر ۳

چاروں شائے چت ہوا بلکہ ایسا چت ہوا کہ جسم سے روحی
ہی نکل گئی۔ اس دنگل کا چنچ مولا نا شاہ اللہ امرتسری کی
طرف سے نہیں بلکہ خود مرزا قادیانی کی طرف سے تھا۔
بڑھک باز مرزا قادیانی کے چنچ کے الفاظ ملاحظہ ہوں جس
میں اس نے مولانا امرتسری کو مخاطب کر کے لکھا۔

”اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ آپ اکثر
اوقات اپنے پرستے میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی
زندگی میں پاک ہو جاؤں گا مگر اے میرے کال اور صلوات
خدا اگر مولوی شاہ اللہ ان تمنوں میں جو مجھ پر لکھا ہے حق
پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ
میری زندگی میں ہی ان کو باوجود کمر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ
اطلاق اور پیڑھ کے امراض صلکے سے۔“

محسبی انوکھ حکیم محمد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔
السلام حکیم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ اس وقت میان یار محمد بیجا
جاتا ہے۔ آپ اسیاے خریدنی خود خریدیں اور ایک بوتل
ٹانک واٹن کی پلمری دکان سے خریدیں۔ مگر ٹانک واٹن
چاہئے اس کا لحاظ رہے۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام۔
مرزا غلام احمد غنی مند۔

اس خط سے مندرجہ ذیل باتیں عیاں ہوتی ہیں۔
مرزا قادیانی شراب پیتا تھا کیونکہ ٹانک واٹن وہ طاقتور شراب
تھی جو انگلستان سے سرحد بوتلوں میں ہندوستان آتی تھی۔
جس گھر میں باپ شراب پیتا ہو اس گھر کے باقی افراد کی
انطلاق حالت کیا ہوگی؟ حسب معمول مرید کو پیسے پھر نہیں
بیچے اور مرید کی جیب کو مرزا لگا دیا ہے۔

(د)۔ دنگل

یہ مشہور و معروف دنگل مرزا قادیانی اور مولانا شاہ اللہ امر
تسری کے درمیان ہوا۔ اس دنگل میں مرزا قادیانی نہ صرف

جھوٹے خود ہی اللہ تعالیٰ کی عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا
جہاں سے ہمیشہ انصاف ملا کرتا ہے۔ اللہ پاک نے انصاف
کر دیا اور مرزا قادیانی اپنی منہ ماگنی موت یعنی پیڑھ میں جلا
ہو کر واصل جہنم ہوا۔ اس دنگل کا مفتح پہلوان مرزا قادیانی

السب سلات میں سے تھیں

پھر ہندو ہونے کا اعلان کرنا ہے۔

"کرن میں ہی ہوں" (تذکرہ ص ۳۸۸) پھر سمجھ ہونے کا اعلان کرنا ہے۔

"امین الملک بے سنگھ بہادر"۔ (تذکرہ ص ۴۷۲)۔

پھر ایک اور قلابازی کھانا ہے جس سے عقل حیران و پریشان ہو کر ہاتھ پاندھ لیتی ہے۔ مرزا قلابازی کہتا ہے۔

میں بھی آدم بھی موسیٰ بھی یعقوب ہوں

نیز ابراہیم ہوں شمس ہیں میری بے شمار

(در شمس ص ۱۰۰) معضد مرزا قلابازی۔

پھر ان سلسلوں پر غلط تفسیح پھیرتے ہوئے ایک اور چھلانگ لگانا ہے۔

کرم خاکی ہوں میرے پیار سے نہ آدم زاد ہوں

ہوں بشری جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(در شمس ص ۶۸) معضد مرزا قلابازی۔

یہاں کہتا ہے کہ میں "آدم زاد" ہی نہیں ہوں یعنی میں "

بندے دا پتر" ہی نہیں۔ یہاں اس نے انسان کا پتہ ہونے سے ہی انکار کر دیا ہے۔ لہذا ہم بڑی سوچ بچار کے بعد مرزا قلابازی کی ذات کو "ذات آوارہ" قرار دیتے ہیں۔

(ر)۔ ریاست

فرنگی روایت مرزا قلابازی نے مختلف قلابازیاں کھانے کے

بعد ۱۹۰۱ء میں دعویٰ نبوت داغ دیا اور اس کے ساتھ ہی ایک

قلابازی ریاست کی جستجو شروع ہو گئی جسکی ایک حکومت کے

زور پر قلابازی نبوت کو چلایا جائے اور دنیا کے سامنے ایک

قلابازی ریاست کو پیش کیا جائے۔ اس ریاست میں قلابازی

شریعت نافذ کی جائے گی۔ لوگوں کو نوکریوں، چمکریوں، پلاٹ

اور دیگر مراعات دے کر مرتد بنا کر وہاں بٹایا جائے۔ یہ آرزو

مرزا قلابازی کے دل میں ہر وقت اٹھنا لگتی رہی۔ مرزا

قلابازی کی نظر انتخاب کشمیر پر پڑی کہ کشمیر کو قلابازی ریاست

بنایا جائے۔ اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حکیم

نور الدین کو کشمیر بھیجا گیا۔ ایک سازش کے تحت حکیم نور

الدین کو ریاست کشمیر میں شاہی طیب کی حیثیت سے

تعمینات کرا دی گئیں۔ حکیم نور الدین نے مہاراجہ کشمیر راجہ امر

سنگھ کی انتہائی قربت حاصل کر لی اور وہ ریاست میں سیاہ و

سفید کا مالک بن گیا اور ابھی وہ ریاست پر قبضہ کرنے کے

خواب دیکھ ہی رہا تھا کہ اگلے حکمران راجہ پر تاب سنگھ نے

حکیم کو ایسی چٹنی دی کہ اس کے سارے حسین بیٹے چمکانا چور

ہو گئے۔ تقسیم ہند کے موقع پر قلابازی خلیفہ مرزا بشیر الدین

نے باؤنڈری کمیشن کے سامنے یہ مطالبہ کیا کہ ہم مسلمانوں

کے ساتھ نہیں رہنا چاہتے لہذا ہمارے شہر قلابازی کو "وٹیکن

سٹی" قرار دیا جائے تاکہ ہم وہاں پر اپنی الگ ریاست بنا

سکیں۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے باؤنڈری کمیشن کے

سامنے ریاست کا نقشہ بھی پیش کیا لیکن اس کا یہ مطالبہ رد

کر دیا گیا اور قلابازی بھارت کے حوالے کر دیا گیا۔ تقسیم ہند

کے بعد قلابازی منہ اٹھا کر پاکستان آگئے۔ انگریز گورنر سر

فرائس موڈی نے اپنے ان چیتوں کو بمقام ربوہ ضلع جنگ

میں ۱۰۳۳ ایکڑ مسات کنال "آٹھ مرلے اراضی پر اٹا آٹنی

مرلہ کے حساب سے۔ یعنی "حکایت کی۔ قلابازیوں نے

پاکستان میں ربوہ کو اپنی ریاست بنانے کی سرترزو کو ششیں

شروع کر دیں۔ ربوہ کو ایک بند شہر بنا دیا گیا۔ کوئی مسلمان

ربوہ میں داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ قلابازی خلیفہ ربوہ کا مطلق

الذبحان حاکم تھا۔ اس کا ہر حکم قانون تھا۔ ربوہ کی اپنی

عدالتیں اور نظام تھے۔ ربوہ کے اپنے الگ اشٹام ہر

تھے۔ ابھی یہ خوفناک منصوبہ اپنی شیطانی منزل کی جانب

رواں دواں تھا کہ ۱۹۷۳ء میں زبردست تحریک ختم نبوت

اٹھی جس نے اس سارے منصوبے کی اینٹ سے اینٹ

بجلا دی۔ پاکستان میں قلابازیوں کو آئینی طور پر کافر قرار دے

دیا گیا۔ ربوہ کھلا شہر قرار پایا اور مسلمان ربوہ میں داخل

ہو گئے۔

۱۹۸۳ء میں جب مولانا اسلم قریشی کیس میں حکومت

قلابازی خلیفہ مرزا طاہر کو شامل تفتیش کرنے لگی تو وہ راتوں

رات ربوہ چھوڑ کر برطانیہ بھاگ گیا اور اس کے بعد قلابازی

نبوت کے خاندان کے اہم افراد اور دیگر بڑے بڑے قلابازی

بھی اپنے بگڑے پیٹروا کے پیچھے برطانیہ چلے گئے اور آج

تک وہیں بیٹھے ہوئے ہیں۔ یوں ربوہ کو قلابازی ریاست

بنانے کی سازش مار مار ہو گئی۔

پاکستان بننے کے فوراً بعد قلابازیوں نے صوبہ بلوچستان پر

اپنی جزیس لگائیں گاڑ رکھی تھیں۔ وہ اس وسیع و عریض رقبہ

اور مہندیات سے لہدی ہوئی زمین پر قلابازی ریاست قائم کرنا

چاہتے تھے۔ قلابازی خلیفہ مرزا بشیر الدین نے قلابازی امت کو

بلوچستان پر قبضہ کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے کہا۔

بلوچستان کی کل آبادی پانچ یا چھ لاکھ ہے۔ زیادہ آبادی کو

امدی بنانا مشکل ہے لیکن قوموں کے تو امیدی بنانا

مشکل نہیں۔ پس جماعت اس طرف اگر پوری توجہ دے تو

اس صوبہ کو بہت جلد امیدی بنایا جاسکتا ہے۔ اگر ہم سارے

صوبہ کو امیدی بنائیں تو کم از کم ایک صوبہ تو ایسا ہو جائے گا

جس کو ہم اپنا صوبہ کہہ سکیں گے۔ پس تبلیغ کے ذریعے

بلوچستان کو اپنا صوبہ بنانا تاکہ تاریخ میں آپ کا نام رہے۔"

(مرزا بشیر الدین محمود کا بیان مندرجہ "الفضل" ص ۱۰۳)

(۱۹۳۸ء)

لیکن علمائے حق اور بلوچستان کے فیور مسلمانوں نے اس

سازش کا فوری فوس لیا اور اس کے پر پٹے اڑا دیے اور

قلابازی وہاں اپنی سازش سمیت سر پہ پاؤں رکھ کر بھاگے۔

جب افغان مجاہدین کے عظیم جذبہ جہاد اور فقید الشاہ

قربانیوں سے روس نکلے نکلے ہو تو اور وہی ریاستوں نے

اپنی آزادی اور خود مختاری کا اعلان کر دیا۔ مختلف ریاستوں کو

آزاد ہونا دیکھ کر قلابازیوں کو پھر اپنی قلابازی ریاست یاد آئی

اور ان کے منہ سے رال چھینے لگی۔ ان ریاستوں میں سے

کسی ریاست کو قلابازی ریاست بنانے کے لئے قلابازی

مسلمانوں کی فوس وہاں روانہ کر دی گئیں۔ لاکھوں کی تعداد

لڑ پڑ وہاں کھیر دیا گیا۔ لیکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے

بروقت اقدامات کی وجہ سے قلابازیوں کو منہ کی کھانا پڑی اور

انہیں وہاں غائب و خاسر ہونا پڑا۔ تقریباً ایک صدی کی پے

در پے ناکامیوں کے باوجود آج بھی جزیس قلابازی اپنی

ریاست کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ لیکن آج بھی قلابازیوں اور

ریاست کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا قلابازیوں اور

ایمان کے درمیان!

(ژ)۔ آرزو

وہ بد بخت قلابازی جنہوں نے اپنی بد بخت آگہوں کے ساتھ

مرزا قلابازی کا بد بخت "بو تھا" دیکھا اور اس کے جھوٹے

دعویٰ نبوت کو بچ کھا اور آج بھی دنیا کے اس عظیم جھوٹ کو

بچ کھ رہے ہیں ہمارے دوستوں کی اصطلاح میں انہیں

آزو کہا جاتا ہے۔ میرا دوست صدیق شاہ کہتا ہے کہ ان کا نام

آزو اس لئے ہے کہ یہ بڑھاپے کے کھٹے میں کھٹے جانے کے

باوجود اپنے کھڑ کو بچ کھنے پر "اڑے" ہوئے ہیں۔ جس طرح

آزو کے وسط میں اس کی سخت گھٹلی گھس ہوتی ہے اس

طرح کھڑو اور تلو ان کے کلب کے وسط میں گھس ہونا

ہے۔ جو آرزو چلنے پھرنے سے معذور ہوں انہیں "گلی آرزو"

کہا جاتا ہے اور جو آرزو چل پھر سکتے ہوں انہیں "بیٹھوی

آرزو" کہا جاتا ہے۔ آرزوؤں کے چہرے ہاتی قلابازیوں کی

نسبت اس لئے زیادہ لعنت زدہ ہوتے ہیں کیونکہ انہوں نے

مرزا قلابازی کے لعنت "افروز چہرے سے ڈائریکٹ" فیض

حاصل کیا ہوتا ہے۔ موت کا شکر آرزوؤں کی ایک کثیر تعداد

کو ایک کرچم لے گیا ہے۔ اب ہماری معلومات کے مطابق

دنیا میں صرف دس بارہ آرزو پائے جاتے ہیں۔ آرزوؤں کی

اس خطرناک حد تک گھٹتی ہوئی تھی اور کو دیکھتے ہوئے قلابازی

جماعت نے آئندہ مرنے والے آرزوؤں کو ختم کرنے کا

فیصلہ کیا ہے تاکہ زمانے کو کھانے کے لئے مرزا قلابازی کا

کوئی تو بھڑا محفوظ رہے۔ اگر آپ کو کسی آرزو کے بارے

میں پتہ چلے تو آپ اسے ضرور دیکھنے چاہیں تاکہ آپ اللہ

کے عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔ تمام آرزو اپنے

نبی مرزا قلابازی کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ٹیلرین ہی میں

جہان کی بازی ہارتے ہیں۔ پہلے آرزو خاص خاص جلسوں میں

صدارت کے لئے جایا کرتے تھے لیکن نیاہ امتح کے ہانڈ کردہ

انتخاب قلابازیت آرائیش کے بعد "چھمل" کر کے غائب

ہو گئے ہیں۔ پچھلے سال کی بات ہے کہ ایک آرزو لاہور کینٹ

میں ایک قلابازی چلنے کی صدارت کے لئے آیا لیکن جب

پولیس نے چھاپ مار تو آرزویوں غائب ہو گیا گویا چٹنی چٹنی کے

پروں پر سوار ہو کر پرواز کر گیا ہو۔ یہ امر طرنا خاطر رہے کہ

گلی آرزو کا منہ گلی آرزو کی طرح اور بیٹھوی آرزو کا منہ بیٹھوی

آرزو کی طرح ہوتا ہے۔

باقی اشدہ

بقیہ: صیونی تنظیم زنجیری

دار ہے وہ اسلام کا باقی ہے۔ جب سے کچھ لوگوں نے اس بات کا یقین کیا ہے کہ احمدیہ تحریک کا بانی صاحبِ وحی ہے تو دراصل انہوں نے پوری اسلامی دنیا کو بے دین قرار دے دیا ہے۔"

چھوٹی نظائر اللہ کی طرف سے ستمبر ۱۹۳۸ء میں قائد اعظم کی نماز جنازہ میں شرکت کرنے کے کورسے جو آپ سے قادیانی مذہب کے اس ناپاک عقیدے کا ثبوت تھا۔ قادیانیوں کی طرف سے مسلمانوں کو بے دین کہنا ایسا مسئلہ نہیں ہے جسے سرسری لیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب جو ہماری زندگی کی ہر مسئلے پر رہنمائی کرتی ہے مسلمانوں کو ان الفاظ میں خواہاں کرتی ہے "ان لوگوں سے جو دائرہ اسلام سے باہر ہیں۔"

"اے ایمان والو! نہ بناؤ بھیدی کسی کو اپنوں کے سوا" وہ کسی نہیں کرتے تمہاری خرابی میں ان کی خوشی ہے، تم جس قدر تکلیف میں رہو، نفعی پڑتی ہے دشمنی ان کی زبان سے اور جو کچھ نفعی ہے ان کے دل میں وہ اس سے بہت زیادہ ہے، ہم نے بتا دیئے تم کو پتے اگر تم کو محل ہے۔" (۳-۱۱۸)

صیونی عالمی جیوری کے ساتھ مل کر اعلیٰ قادیانی قیادت کی طرف سے لڑی جانے والی تحریکِ کاری پر مبنی جنگ کی طرف سے لامتناہی نہیں رہ سکتے اور قادیانی ایجنٹوں سے نیرو آزما ہونے کے لئے صرف ایک نقطہ ہے اور وہ یہ کہ اس مقصد کے لئے ایک مذہبی باڈی تشکیل دی جائے اور قادیانی خطرے سے پاکستان کو بچانے کے لئے پوری عاقبت قومی کا مظاہرہ کیا جائے۔

بقیہ چند قابل توجہ نکات

"دیکھو صبری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہشکھوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سچ جب آسمان سے اترے گا تو دوزخا چادریں اس نے پھینکی ہوئی ہوں گی اس طرح مجھ کو دو تیاریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑکی یعنی مراقب اور ایک نیچے کے دھڑکی یعنی کثرتِ پشاس۔"

(اخبار بدر جلد دوم نومبر ۲۳ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵) اس سلسلہ میں تمام مرزائی دوست مرزا صاحب کی اس پیش گوئی پر غور فرمائیں کہ وہ مراقب کے مریض تھے اور طب کا سلسلہ مسئلہ ہے کہ کبھی مراقب آدمی خدا ہونے کا یا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

اس سلسلہ میں علامہ حافظ کفایت حسین نے لاہور کے جلسہ عام میں فرمایا تھا کہ مرزائی بھائیہ ہوش کے ناخن لو اگر میدانِ محشر میں داور محشر کے سامنے مرزا غلام احمد نے یہ کہہ دیا کہ یا اللہ میں نے اپنی کتابوں میں اپنے آپ کو مراقب لکھ دیا تھا۔ اس کے بعد جو لوگ مجھے نبی مانتے لگ گئے اس

میں میرا کیا صورت ہے۔ یہ اسی لوگوں کی زیادتی ہے کہ مراقب شخص کو نبی مانتے رہے۔ اب اس کی سزا مجھے نہ دے بلکہ انہیں دے جو جانتے بوجھے گمراہی پر لگ گئے تو تباہ مرزائیہ تمہارا حق تعالیٰ کے حضور اس روز جواب کیا ہوگا اور تم اپنے خالقِ حقیقی کے سامنے اس کا کیا جواب دے سکو گے۔

بقیہ اسلامی معاشرہ کے چند اصلاح طلب پہلو

معاشرہ میں اصلاح طلب ہے وہ انگریزی تعلیم یافتہ گھرانوں میں بچوں اور نئی نسل کے لڑکوں اور لڑکیوں کی دین اسلام سے مکمل بیگانگی ہے اس طرح ہر گھر میں ایک بے دین نسل تیار ہوتی جا رہی ہے آپ کانچ کے لڑکوں اور لڑکیوں سے دین اسلام کی چند موٹی موٹی باتوں پر سوال کریں تو وہ آپ کا منہ کھینکے لگیں گے اس میں قصور ان کا نہیں ان کے والدین کا ہے جن کے نزدیک اس انگریزی تعلیم کی بدولت دنیا کی خوشحالی اور کامرانی ہی سب کچھ ہے خواہ ان کے بچے روز محشر جہنم کے اندھن ہی کیوں نہ بنیں باوجود یہ کہ خدائے تعالیٰ نے سورہ التحریم ۲۶ کے رکوع کی درج ذیل آیت میں والدین کو متنبہ کیا ہے "اے لوگو جو ایمان لائے ہو پناہ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے جس کا اندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔" ایک صحت مند معاشرہ کن بنیادوں پر قائم کیا جائے اور اصلاحی کوششوں کا رخ کدھر ہو اس کے لئے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں اس کے بڑے بڑے بنیادی اصول قرآن کی سورہ بنی اسرائیل ۱۷ کے رکوع ۳ اور ۴ اور سورہ انعام ۷ کے رکوع ۱۹ میں بالتفصیل بیان فرمائے گئے ہیں جنہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا منشور بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہ وہ بنیادی اصول ہیں جن پر خدائے تعالیٰ نے اسلامی زندگی کے نظام کی پوری عمارت قائم کرنی چاہی ہے۔ یہ آیات بتاتی ہیں کہ اسلامی معاشرہ کی بنیاد کن کن فکری اخلاقی تمدنی معاشرتی اور قانونی اصولوں پر رکھی جائے ان اصولوں سے ہٹ کر کوئی اسلامی معاشرہ قائم نہیں ہو سکتا اور آج اگر مسلم سماج میں ہر طرح کی افزائشی، فتنہ و فساد، فسق و فجور نظر آتا ہے تو صرف اس لئے کہ ہم ان بنیادی اصولوں سے منحرف ہو کر اپنے اپنے بنائے ہوئے اصولوں پر خود چل رہے ہیں اور متعلق قوم بن کر دوسروں کو چلانا چاہتے ہیں اس لئے ان اصولوں میں سے جن معاملے میں معاشرہ میں انحراف پایا جائے وہی پہلو زیادہ اصلاح طلب ہے یہ ہیں چند اہم پہلو جو حقیقت پسندی پر مبنی ہیں تو خیالی دنیا میں اصلاح کے بہت سے دیگر پہلو بھی ہیں جن کی جڑیں سچ زہن پر نہیں بلکہ غلامی میں ہیں۔ اس لئے اصلاح کی ایسی کوششوں کو ثبات حاصل ہوتا ہے اور نہ دوام جب تک ہم اپنے اصلاحی کاموں میں اسلام کے قائم کردہ اصولوں پر معاشرہ کی تنظیم کی تدبیر نہ کریں صرف چند پھلے ہوئے نکتوں کی اصلاح ہمیں منزل تک پہنچانا تو درکنار راستے ہی میں گم

کر دے لی۔

بقیہ ہے نگین دہری کی زینت ہمیشہ نام نو

گرفت بجز ایامک ان ررات لے وقت نہ آجائے گی جب کہ وہ سوتے پڑے ہوں؟ یا امیں اطمینان ہو گیا ہے کہ ہمارا مضبوط ہاتھ کبھی پکایک ان پر دن کے وقت نہ پڑے گا جب کہ وہ کھیل رہے ہوں؟ کیا یہ لوگ اللہ کی چال سے بے خوف ہیں؟ حالانکہ اللہ کی چال سے وہی قوم بے خوف ہوتی ہے جو تباہ ہونے والی ہو۔" (سورہ الاعراف ۷ رکوع ۱۲)

ان شدید حسبات کے ساتھ ایک موقع پر حضرت ہود کی دعوت کا ذکر لاکر اس امت محمدی کو یہ باور کرایا گیا ہے کہ چونکہ رسولوں اور نبیوں کے پیچھے چاہئے کہ کسی قوم کے ساتھ جنت تمام ہو جاتی ہے اس لئے حضرت ہود کو اپنی قوم سے مخاطب فرما کر ان کی زبان سے پھر اللہ کی یہ سنت دہرائی گئی ہے کہ "اگر تم منہ بھرتے ہو تو بھیر لو جو پیغام دے کر میں بھیجا گیا تھا وہ میں پہنچا چکا ہوں اب میرا رب تمہاری جگہ دوسری قوم کو اٹھائے گا اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑو گے یقیناً" میرا رب ہر چیز پر نگران ہے۔" (سورہ ہود آیت ۵۷)

انسانی تاریخ میں قوموں کے تسلل اور باہمی تسلل سے ایک کے بعد ایک قوم کے گرنے اور اٹھنے پر اقبال نے یہ کلیے مرتب کیا ہے کہ "بے نگین دہری کی زینت ہمیشہ نام نو" اور ہانگ دراک کی نظم گورستان شاہی (سن اشاعت ۱۹۱۸ء) میں سلاطین نقشب شاہیہ کو لکھنے کے مدفن پر آئسو بہا چکئے پر مسلمانوں کو قوموں کے اٹھنے اور گرنے پر خدائے تعالیٰ کے مقرر کردہ سارے ضابطوں اور سنتوں کو "جن کا ذکر اس مضمون میں کیا گیا ہے درج ذیل ایک بند میں اس طرح ذہن نشین کر لیا ہے۔

زندگی اقوام کی بھی ہے یوسی ہے اختیار اس نیاں خانے میں کوئی ملت گرووں وقار اس قدر قوموں کی بربادی سے ہے خوگر جہاں ایک صورت پر نہیں رہتا کسی شے کو قرار رکھناے رفت کی صورت ہے ان کی بہار وہ نہیں سکتی ابد تک دوش روزگار دیکھتا ہے بے اعتنائی سے یہ منظر حیات دو قاصدت سے ہے ترکیب مزاج روزگار ہے نگین دہری کی زینت ہمیشہ نام نو مادر گیتی ری آستن اقوام نو چونکہ اقبال نے یعنی کو "مادر" قرار دیا ہے اس لئے آستن کا لفظ اسی مناسبت سے لایا گیا ہے یعنی دنیا وہ عورت ہے جس کے رحم میں ہمیشہ نئی نئی قومیں جنم لیتی ہیں کیا خوب کہا ہے شیخ سعدی نے ہر کہ آمد عمارت نو ساخت رفت منزل ہے دیگرے برواخت

INTERNATIONAL CONSPIRACY OF QADIANI DOMINATION IN PAKISTAN

Is Govt. of Pakistan a party to this plan?

An Analysis in introspection

- * USA is exercising pressure on Pakistan to withdraw legal and constitutional measures relating to Qadianis.
- * Mirza Tahir Ahmed, head of Qadianis, invited the Indian High Commissioner to a Qadiani congregation in London and, in his presence, engineered slogans of "Long Live Bharat."
- * Doctor Abdus Salam, Qadiani Scientist, has announced to hold an International Science Convention in Pakistan to undermine Pakistan's peaceful Atomic Energy project.
- * Despite the declaration made by Pakistan Govt., that it would include a column of religion in Identity Cards, it stopped enforcement of its decision.
- * Four Qadianis have been inducted as Ambassadors in important countries including Japan.
- * Under cover of the proposed annulment of the Eight Amendment to Pakistan Constitution, secular lobbies have sprung into action to do away with the Presidential Ordinance, called the Anti-Islamic Activities of Qadianis (Prohibitions and Punishments) Ordinance of 1984.
- * Qadianis have spread a net of International telecasts through dish antennae to misguide simple Musalmans.

IN VIEW OF THE ABOVE FACTS WHAT IS YOUR RESPONSIBILITY?

Seriously think over and do your soul-searching but before arriving at a decision do measure up the blood-shot sacrifices of those inviolable men of honour who underwent toil and tribulations for a century to uphold the cause of final Prophethood for the benefit of Muslim Ummah.

BEWARE, May not shame and disgrace permeate through us on Doomsday Course before the haloed audience of Janab Khatmul Mursaleen Muhammad-ur-Rasool Allah (Sall Allaho alaihe wasallam). KMS.

GOD FORBID

GOD FORBID

GOD FORBID

FROM: Central Body Majlis-e-Amal, Tahaffuz-e-Khatme Nubuwwat, Pakistan,
Huzoori Bagh Road, Multan: Phone: 40978.

**K.M. SALIM
RAWALPINDI**

عائی مجلس تحفظ اہم نبوت کی دعا

عظیم القادری

نورین
عائی

انوار

بروز

سالانہ مہم نبوت کانفرنس برمنگھم

مؤرخہ 14 اگست بمقام جان بریگز ہال برمنگھم ۱۸ سبکدوڑ
پوسٹ چیمبر ۱۹ تاشم کے

زینت
سازندگی
صاحبہ مبارک
اساتذہ اہل سنت والعلوم
دلیوی پبلشرز

زیر سرپرستی
شیخ المنیر
صاحبہ مظلہ العالی
امیر مرکزی
عائی مجلس تحفظ اہم نبوت

نور الحسنی
منازل الرحمن
صاحبہ مبارک
اساتذہ اہل سنت والعلوم
دلیوی پبلشرز

مسئلہ مہم نبوت، حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام، مساعیہ جہاد، قادیانیت کے عقائد، عمر اہم
مراہم کی سلام دشمنی و انکی وراثت گردی، کانفرنس میں حقوق و حقوق شرکت فرمائے ثابت
کریں کہ ہم قادیانیت کو پہنچنے نہیں دیں گے اور انکا تقابلی میں، کانفرنس کا مہم بنانا تمام مسلمانوں کا فرض ہے۔

کانفرنس
کے
عنوانات

عائی مجلس تحفظ اہم نبوت 35 اسٹاک ویل گزٹین لندن ایسٹ بلویو ۹۹ پریچ زیڈیو کے 071-737-8199

KHAT ME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M.-160